REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP.-23.

جلد ۳۹ — شمارہ ۱۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ 143516

۱۴ شوال ۱۴۱۰ ہجری — ۱۰ ہجرت ۱۳۶۹ ہش — ۱۰ مئی ۱۹۹۰ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازی عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؏

صد سالہ جشن تشکر اور مباہلہ کے سال میں ایک لاکھ آٹھ ہزار افراد کا قبول احمدیت!

جمہوریہ مالی میں سابقہ چالیس ہزار کے علاوہ مزید گیارہ ہزار افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے!

از نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ جشن تشکر کے سال میں ایک لاکھ افراد کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل کرنے کا ٹارگٹ جماعت کو دیا تھا۔ ۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو آپ نے اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت کو یہ عظیم الشان خوشخبری سنائی کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صد سالہ جشن تشکر اور مباہلہ کے سال میں ۲۲ مارچ ۱۹۹۰ء تک ایک لاکھ آٹھ ہزار سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق مل چکی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جمہوریہ مالی میں چالیس ہزار افراد کے قبول احمدیت کے بعد پاکستان کے ایک اخبار "تکبیر" نے یہ سراسر لغو، جھوٹی اور بے بنیاد خبر شائع کی تھی کہ شیخ عمر کانتے صاحب کے ساتھ ۳۰ ہزار افراد احمدیت سے تائب ہو گئے ہیں۔ اور اسی جھوٹی خبر کو ہندوستانی اخبارات "سیاست جدید" کانپور۔ "نئی دنیا" دہلی۔ "اخبار نو" دہلی — اور PRABODHANAM کیرلہ نے بڑی بڑی سرخیوں اور غلط تصاویر کے ساتھ شائع کیا تھا۔ مجموعی طور پر اس جھوٹی خبر کی تردید اخبار بدر مجریہ ۵ اپریل ۱۹۹۰ء کے اداریہ میں کی جا چکی ہے۔

اب اس سلسلہ میں ایک اور خوشخبری ملاحظہ فرمایئے۔ جب سے ان معاندین نے یہ جھوٹ بولا ہے، خدا کے فضل و کرم سے مالی میں ہی مزید گیارہ ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے کیا ہی سچ فرمایا ہے ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

ہم ایسے تمام اخبارات کو جو ایسی بے بنیاد اور جھوٹی خبریں شائع کرتے ہیں، چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اس بیان کی سچائی کو ثابت کریں۔ لیکن جس طرح انہوں نے کیرلہ کے مباہلہ میں جھوٹ بولا تھا اور ڈاکٹر منشو احمد صاحب اور مولانا محمد ابو الوفاء صاحب کی موت کی جھوٹی خبر شائع کر کے جھوٹے ثابت ہو گئے تھے جو آج تک بفضلہ تعالیٰ زندہ و سلامت موجود ہیں۔ اس نئے افتراء کو بھی وہ کبھی سچ نہیں کر دکھا سکتے اور خدا ان کی جھوٹی تمناؤں کو کبھی پورا نہیں فرمائے گا۔

ایسی جھوٹی خبریں شائع کرنے والوں میں صحافتی امانت کا وصف ہوتا تو ضرور زندوں کو مردوں میں شامل کرنے کے جھوٹ کی تردید کرتے۔ لیکن آج تک انہیں اس کی توفیق نہیں ہوئی۔ پھر کیسے امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس نئے افتراء کی تردید شائع کریں گے — !!

لہٰذا ہم عامۃ المسلمین پر اپنے اس بیان کے ذریعے وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ ایسی دروغ بے فروغ۔ جھوٹی اور بے بنیاد خبروں سے ہوشیار رہیں۔ اور اصل حقیقت کے متلاشی ہیں تو نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان سے رجوع فرمائیں ؏

جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں میں تبدیلی

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء کو منعقد ہو گا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ احباب دعا کریں کہ جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا دوسرا جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ کر ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مبارک کرے۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۰ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

خطبہ جمعۃ المبارک

اپنے ماحول میں اپنے بچوں سے گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں اپنی بیویوں سے گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ بیویاں خاوندوں سے گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں!

بھائی بہنوں سے، دوستوں سے بے تکلفی کے باوجود ایک اخلاق کا پاس ضرور رکھا کریں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۰ امان (مارچ) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ دفتر P.S. لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ایک بار کسی نے یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کب ہوگی۔ تو آپ نے جواباً فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ بہت ہی پیارا اور بہت ہی پُر حکمت جواب ہے۔ کب سے انسان کو غرض نہیں ہونی چاہئے۔ تیاری ہمیشہ رہنی چاہیئے۔ پس گزشتہ جمعہ میں میں نے اللہ تعالیٰ سے لقاء کے متعلق جو دعاؤں کی تحریک کی تھی، اس کے تعلق میں مجھے خیال آیا کہ تیاری کے سلسلے میں بھی کچھ باتیں آج آپ کے سامنے رکھوں۔ کیونکہ قیامت کی تیاری درحقیقت لقاء کی ہی تیاری ہے۔ اور دونوں ایک ہی مضمون ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب فرمایا کہ قیامت کی کیا تیاری کی ہے تو بلاشبہ اس سے مراد یہ تھی کہ قیامت میں تو خدا سے لقاء ہوگی یعنی وہ لقاء جو ایک نہ ایک رنگ میں ہر ایک کو نصیب ہوگی۔ اس کے سامنے پیش ہونا ہوگا۔ ان معنوں میں لقاء۔ پس جب پیش ہوگے تو اس کے لئے کیا تیاری ہے۔ اور مراد درحقیقت یہ تھی کہ اصل لقاء جو تعلق اور محبت کی لقاء ہوا کرتی ہے، اس کے لئے اگر تم نے اس دنیا میں تیاری نہ کی تو قیامت کا تمہیں کوئی بھی فائدہ نہیں ہوگا۔ پس اس پہلو سے ہمیں خدا تعالیٰ کی لقاء کے مضمون کو سمجھنا بھی چاہیئے۔ اور اس کے لئے ہمہ وقت تیاری بھی کرنی چاہیئے۔

اس ضمن میں پہلی بات

تو یہ آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں کہ لقاء کسی ایسے ایک لمحے کی ملاقات کا نام نہیں جو اچانک نصیب ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح آپ ایک دوست سے ملتے ہیں اور پھر اس سے جدا ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی خوشیاں دل میں لئے پھرتے ہیں۔ خدا سے بھی گویا اسی قسم کی ملاقات ہوگی۔ لقاء کا مضمون جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف ملفوظات اور کتب میں بہت کھول کر بیان فرمایا ہے، عام انسانی ملاقات سے مختلف حیثیت رکھتا ہے۔ یہ لقاء ایسی ہے جس میں جس حصّے کی لقاء نصیب ہو جائے وہ پھر مستقل لقاء رہتی ہے۔ اور اگلے کی طلب پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی لقاء دنیا میں بیک وقت کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ لامحدود ہے۔ اور انسان محدود ہے۔ اور محدود انسان لامحدود میں سفر کر سکتا ہے لیکن اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ پس لقاء باری تعالیٰ کا مضمون خدا کی ذات میں سفر کرنے کا مضمون ہے اور جو قدم آگے بڑھایا جاتا ہے اس میں واپسی نہیں ہوا کرتی۔ جتنا حصّہ خدا کا پا لیا۔ یہ تو نہیں ہوا کرتا کہ پھر اس حصّہ خدا کے احاطے میں سے باہر نکل جائیں۔ اور کہیں یہ لقاء ہو گئی۔ اب ایک دوسری لقاء کی کوشش کرتا ہوں بلکہ ایک سفر ہے جو لامتناہی ہے۔ کبھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک دفعہ جب ایک کھوکھلے فلسفی نے یہ سوال کیا کہ اگر کوئی انسان سمندر میں کشتی پر سفر کر رہا ہو اور کنارہ آجائے، وہ پھر بھی کشتی میں بیٹھا رہے تو اس کے متعلق آپ کیا خیال کریں گے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ بڑا دلچسپ ہے۔ مطلب یہ تھا کہ عبادتیں کرتے ہو اس غرض سے کہ خدا مل جاتے۔ لیکن اگر خدا مل جاتے اور پھر کشتی میں ہی بیٹھے رہو تو بڑی بے وقوفی ہوگی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو کوئی کنارے والا سمندر ہو تو کشتی میں بیٹھے رہنا بہت بیوقوفی ہے۔ لیکن اگر کوئی سمندر بے کنارہ ہو تو کسی مقام کو کنارا سمجھ کر وہاں جو اترے گا، وہ وہیں ہلاک ہو جائے گا۔

پس خدا تعالیٰ کی لقاء کا مضمون

دراصل یہی ایک لامتناہی سفر ہے۔

اور اس سفر میں کوئی واپسی نہیں ہے۔ کوئی قدم پیچھے اٹھنے والا نہیں ہے۔ کیونکہ اگر اس سفر میں واپسی شروع ہو جائے تو وہ بہت ہی زیادہ خطرناک بات ہے۔ خدا کو پانے کے بعد اس سے بے وفائی کرنا اور اس سے منہ موڑنا ہلاکت کو دعوت دینے والی بات ہے۔ پس ایسی لقاء جو مسلسل بڑھتی چلی جائے اس کو لقائے باری تعالیٰ کہتے ہیں۔ اور جو اس دنیا میں نصیب ہونی شروع ہو جائے پھر قیامت کے دن اس لقاء کا ایک ظاہری نظارہ بھی دکھائی دے گا۔ وہ کیا ہوگا، ہم اس کا تصوّر نہیں باندھ سکتے۔ مگر ہر شخص کی لقاء کی حیثیت اور توفیق اس دنیا میں طے ہو گی۔ اور جتنی لقاء اس دنیا میں کسی کو نصیب ہوتی ہے، اس سے ممکن ہے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ اس میں روشنی پیدا ہو جائے۔ اور اس لقاء کی جزاء یہ ہو کہ خدا ایسے دکھائی دینے لگے گویا ہماری آنکھوں کے سامنے ظاہر ہو گیا ہے مگر اس کے باوجود ہر شخص کی لقاء الگ الگ ہے۔ چنانچہ اس گڈریے کی لقاء اور تھی جو خدا تعالیٰ سے اپنے رنگ میں پیار سے باتیں کر رہا تھا کہ تو مجھے ملے تو میں تیری جوئیں ماروں۔ تیرے کپڑے دھوؤں۔ کانٹے نکالوں۔ اور موسیٰ کی لقاء اور تھی۔ موسیٰ کو خدا تعالیٰ نے کلیم اللہ کا لقب عطا فرمایا۔ اور لقاء کے تعلق میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک خاص مقام تھا۔ مگر وہ مقام محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) کی لقاء کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ پس وہ سفر جو ایک گڈریے کی لقاء سے شروع ہوتا ہے، وہ طور پر جا کر ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ طور سے بعد مقام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آتا ہے۔ یعنی محمد مصطفےٰ کا قلب جس پر خدا جلوہ گر ہوا تو انسانی لقاء کا مضمون کامل ہوا۔ لیکن یہ مطلب نہیں کہ خدا محدود ہو گیا۔ مراد صرف یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے جتنی توفیق عطا فرمائی ہے، جتنی استطاعت بخشی ہے اس کی آخری حد تک خدا تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو پہنچنے کی توفیق بخشی۔ لیکن ساتھ ہی معراج میں یہ بات ظاہر فرما دی کہ وہ حد آپ کی آخری حد تھی۔ خدا کی آخری حد نہیں تھی۔ بلکہ خدا کی حدود کا آغاز تھا۔ یہاں وہ تمثیلی بیری لگی ہوئی ہے جو انسان کی حد کو خدا کی حدوں سے جدا کرتی ہے۔ وہاں تک پہنچنا انسانِ کامل کا کام تھا لیکن یہ مراد نہیں کہ اس کے بعد خدا ختم ہو جاتا ہے۔ خدا تو ایک لامتناہی ہستی ہے اور پھر

اپنے فضل سے اس نعمہ کس حد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اندر سفر کی توفیق بخشی۔ یہ ایک عام انسان خواہ وہ کیسا ہی نیک اور بزرگ اور فلسفی کیوں نہ ہو، سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ ایسی باتیں ہیں جن کا تصور تجربے کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتا۔ بہت سی باتیں ایسی ہیں جو تجربے کے بغیر بھی سوچی جا سکتی ہیں۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو بغیر تجربے کے نصیب نہیں ہو سکتیں۔ تبھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعویٰ فرمایا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کے دیدار کا دعویٰ کرتے والو اور دیکھنے والو جب تک میری آنکھ سے نہ دیکھو، تمہیں پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا چیز تھی۔ پس اگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم بھی عام انسانوں کو مکمل طور پر دکھائی نہیں دے سکتے تو خدا تعالیٰ کے متعلق یہ تصور کر لینا کہ اس کی لقاء آنا فاناً ایک جلوے کی صورت میں ظاہر ہو اور وہیں اس کا منتہیٰ بن جائے یہ ناممکن بات ہے۔ یہ بے وقوفی والی بات ہے۔ پس اس پہلو سے لقاء کے مضمون کو اپنی توفیق کے مطابق سمجھنے اور اپنی توفیق کے مطابق اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

لقاء تو ہر جگہ ہر صورت میں ممکن ہے۔

جہاں آپ کی نظر پڑے وہاں خدا کی لقاء ہو سکتی ہے

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ خدا ہر جگہ ہے تو اس کا ایک تو وہ تصور ہے جو ظاہری شش جہات کا تصور ہے، لیکن خدا کے معاملے میں یہ تصور اس سے بہت زیادہ گہرا ہے، غور طلب ہے۔ خدا ہر جگہ کا مطلب یہ ہونا چاہیئے اور یہ ہے کہ جہاں بھی آپ نگاہ ڈالیں، جہاں بھی آپ غور کریں وہاں آپ کو خدا دکھائی دینا چاہیئے۔ اور اگر نہیں دیتا تو اس حصے میں آپ لقاء سے محروم ہیں۔ لقاء کے متعلق یاد رکھیں کہ عام انسانوں کی لقاء بھی آسان نہیں ہوا کرتی، ملنے کے باوجود آپ اجنبی رہا کرتے ہیں۔ بہت سے ایسے آدمی ہیں جن کی انسان شناسی، مردم شناسی کی نظر کمزور ہوتی ہے۔ وہ عمریں گزار دیتے ہیں بعض لوگوں کی صحبت میں لیکن وہ اُن کو دکھائی نہیں دیتے۔ ایسے مردم ناشناس انبیاء کے زمانے میں بھی پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کی وحی لکھنے والا ایک کاتب اس قسم کا آنکھوں کا اندھا تھا۔ ظاہری طور پر فن کتابت سے واقف اور وحی لکھنے والا یعنی اس سے زیادہ مقدس اور کیا چیز لکھی جا سکتی ہے اور اس کے باوجود بصیرت سے عاری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کو ظاہری آنکھ سے دیکھتا رہا لیکن باطن کی آنکھ سے نہیں دیکھ سکا۔ یہ تو خیر بہت ہی بلند مقام کی بات ہے عام روزمرہ کے تجربے میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ بہت سے آدمیوں سے آپ شناسا ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم جان چکے ہیں لیکن پھر وقت کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ مختلف زاویوں سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں مختلف مواقع پر اس سے واسطے پڑتے ہیں۔ اس کی اچھائی اور برائی کا مضمون آپ پر کھلتا چلا جاتا ہے اور بسا اوقات تو بیویاں کبھی ہمیشہ خاوند سے واقف نہیں ہوا کرتیں، اور پوری طرح واقف نہیں ہوا کرتیں بسا اوقات خاوند بھی اپنی بیویوں سے پوری طرح واقف نہیں ہوا کرتے۔ کئی عورتیں بیچاری ہمیشہ اس احساس میں گھل گھل کے زندگی بسر کرتی ہیں کہ ہمارے خاوند کو ہماری خوبیوں کا پتہ ہی نہیں اور وہ سب کچھ قدا کرتی ہیں، ان کے لئے اچھی سے اچھی زندگی کی راحتیں مہیا کرتی ہیں لیکن وہ خاوند اندھی آنکھ سے دیکھ رہا ہوتا ہے اس کو ان چیزوں کا ذوق ہی نہیں ہوتا۔ پس

لقاء کا ذوق سے بڑا گہرا تعلق ہے

ادنیٰ چیز کی لقاء کے لئے ذوق بلند کرنا پڑتا ہے، اور خدا تعالیٰ کی لقاء کے لئے لطیف ذوق کے بغیر لقاء کا تصور ہی بالکل بیگانہ تصور ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی ذات میں گم ہونے اور اس کی ذات میں سفر کرنے کے لئے اس کی تیاری بھی ضروری ہے۔ اور وہ ذوق جو انسانوں کی نظر میں انسان کو ایک مرتبہ اور مقام عطا کرتا ہے۔ وہی ذوق ہے جو مزید لطافت اختیار کرتا ہے تو خدا کی نظر میں انسان کو ایک مرتبہ اور ایک مقام عطا کرتا ہے۔

پس جو لوگ اپنے انسانی واسطوں اور تعلقات میں لطیف مزاج پیدا نہیں کرتے، اچھے ذوق کا مظاہرہ نہیں کرتے جن کی زبان گندی اور کثیف رہتی ہے جو معاملات میں سختی کرتے ہیں اور ان کے اندر کوئی لحاظ نہیں پائی جاتی۔ ان کے اندر کوئی لطافت نہیں پائی جاتی۔ ان کا یہ توقع کر لینا کہ خدا سے ان کی ملاقات ہو گی محض رمضان کی دعاؤں کے نتیجے میں، یہ ایک بچگانہ توقع ہے۔ اس میں یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ خدا پابند ہے ملاقات کرتے پر۔ وہ مالک ہے جب چاہے کوئی تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن جن کے لئے وہ لقاء کی عطا کا فیصلہ کرتا ہے اُن کے ذوق میں ضرور تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔ پس اگر آپ کے ذوق میں وہ تبدیلی پیدا نہیں ہو رہی جو لقاء باری تعالیٰ کے لئے ضروری ہے تو آپ یہ سمجھیں کہ آپ دعا تو مانگ رہے ہیں لیکن آپ نے تیاری کوئی نہیں کی۔ ظاہری آنکھ سے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے آپ دنیا کو دیکھتے چلے جاتے ہیں۔ صبح شام ظاہر ہوتے ہیں۔ موسم بدلتے ہیں۔ کسی جگہ خوبصورت نظارہ کرتے ہیں کسی جگہ ایک مکروہ منظر دیکھتے ہیں۔ ان تمام امور سے اگر نظر تھرکتی ہوئی چلی جائے اور خدا تعالیٰ سے تعلق قائم نہ کرے اور خدا تعالیٰ کا خیال دل میں نہ آئے تو آپ نے ظاہری نظارے تو بہت کئے لیکن اس کے باوجود خدا کو نہ دیکھا۔ ایسا ہی ہے جیسے بعض انسانوں کے ساتھ آپ رہے لیکن اُن سے آپ کو کوئی شناسائی نصیب نہیں ہوئی۔ پس پہلے تو آفاقی نظر سے بھی خدا کو دیکھنے اور اس کے لقاء کی کوشش شروع کریں۔ یہ ایک بہت سطحی لقاء ہے لیکن اس لقاء کا لطف آپ کے اندر مزید ذوق پیدا کرے گا اور

اس ذوق کے نتیجہ میں پھر آپ کو گہری روحانی لقا بھی نصیب ہوگی

یہ جو میں نے کیفیتیں بیان کی ہیں، ان کیفیتوں کو میں نے آفاقی اس لئے کہا کہ آپ باہر تمام کائنات میں جب بھی نظر ڈالتے ہیں کوئی نہ کوئی ایسا منظر ضرور دکھائی دیتا ہے جس کے ساتھ آپ کو خدا شناسی ہو سکے لیکن اس کے لئے غور اور فکر اور تدبر کی عادت ضروری ہے۔ اس کے لئے اولی الالباب ہونا ضروری ہے إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ (سورۃ ال عمران، آیت ۱۹۱) یقیناً دن کے الٹنے پلٹنے میں، موسموں کے بدلنے میں نشانات ہیں مگر صاحب عقل لوگوں کے لئے وہ جو ان چیزوں کو دیکھتے ہیں تو کیا کرتے ہیں۔ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اللہ کو یاد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا۔ نمازوں کا انتظار نہیں کرتے کہ نماز پڑھیں گے تو یاد کریں گے بلکہ جس حالت میں بھی وہ کائنات کے مناظر دیکھتے ہیں، اسی حالت میں خدا تعالیٰ کو یاد کرنا شروع کر دیتے ہیں اور یہ جو کیفیت ہے یہ خدا تعالیٰ نے اس رنگ میں بیان فرمائی جیسے کوئی خود رو بہتا ہوا پانی ہو۔ اس میں جدوجہد کوشش محنت کا دخل نہ ہو بلکہ ایک طبیعت کی عادت بن چکی ہے۔ پس اس پہلو سے آفاق کا مطالعہ بہت ہی ضروری ہے کہ آپ کی عادت بن جائے کہ آپ کو اپنے گردو پیش میں خدا تعالیٰ دکھائی دینے لگے اور اس کی یاد دل میں پیدا ہو۔ پھر اندرونی مطالعہ ہے جو انسان اپنے دل میں ڈوب کر، اپنے نفس کی شناسائی حاصل کر کے خدا تعالیٰ کو پاتا ہے۔

اس ضمن میں بھی مطالعہ کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ایک تو اپنے نظام کو جو ظاہری نظام ہے، اس کو دیکھنا اور اس پر غور کرنا اور اس پر یہ احساس کرنا کہ خدا تعالیٰ نے کتنا حیرت انگیز جسمانی نظام انسان کو بخشا ہے اور کتنی باریک نظر سے ہماری راحتوں کا سامان مہیا فرمایا ہے۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے جس میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، سطحی بھی ہے لیکن اس میں گہرائی بھی بہت ہے۔ جتنا سائنس دان جستجو کرتا چلا جاتا ہے، اس کو انسانی جسم کے اندر حیرت انگیز نظم و ضبط اور تخلیق کے ایسے عظیم کارنامے دکھائی دینے لگتے ہیں کہ اس کی روشنی سے اس کی نظر خیرہ ہو جاتی ہے اور جتنا آگے سفر کرتا ہے اتنا ہی مزید اس کو اور اس کے پیچھے کچھ اور اس کے پیچھے کچھ اور دکھائی دینے لگتا ہے لیکن یہی مطالعہ چونکہ ایک اندھی آنکھ کا مطالعہ ہے یعنی روحانیت سے اندھی ہے، وہ اسے خدا کی طرف نہیں لے کے جاتا لیکن اس کے برعکس جو اولی الالباب ہیں، وہ جب اپنی ذات پہ

غور کرتے ہیں۔ اپنے روزمرہ کے رہن سہن پہ، اپنی بھوک پہ، اپنی پیاس پہ ان سب زہروں پر جو ہر وقت جسم سے مختلف صورتوں میں خارج ہوتے رہتے ہیں، جن کے بند ہونے پر جسم ایک عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ان سب کیفیات پر غور کے نتیجے میں ان کو اپنی کائنات کے اندر بھی خدا دکھائی دینے لگتا ہے۔ اپنے وجود کے ذرّے ذرّے میں خدا دکھائی دینے لگتا ہے۔ بسا اوقات ایسے لوگوں سے گفتگو ہوئی اور ہوتی ہے جو خدا کی ہستی کے قائل نہ ہوں اور مختلف رنگ میں ان کو سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بعض دفعہ جو انسانی جسم کا شعور رکھنے والے لوگ ہیں جب وہ ملتے ہیں تو میں نے ان سے مثلاً یہ سوال کیا کہ کبھی آپ نے اپنے اوپر غور بھی کیا کہ آپ ہیں کون؟ آپ کے اندر جو یہ شعور ہے کہ میں ہوں یہ فزکس کا کوئی قانون ہے یا کیمسٹری کا قانون ہے۔ وہ میں کیا چیز ہے جو بول رہی ہے آپ کو دکھ کیوں پہنچتا ہے حالانکہ دکھ محسوس کرنا اور خوشی محسوس کرنا اس کے لئے کوئی فزیکل اور کیمیکل JUSTIFICATION ہونی چاہیئے۔ کوئی اس کے لئے جواز ہونا چاہیئے۔ میں نے کہا: میں نے آپ کو بُری نظر سے دیکھ لیا آپ تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ کونسا قانون ہے فزکس کا اور کیمسٹری کا یا کوئی اور قانون جس کو آپ مادہ زندگی میں دیکھ سکتے ہیں کہ ایسی حرکتیں اُس سے پیدا ہوتی ہوں؟ میں نے محبت کی نظر آپ کے اوپر ڈالی اگر آپ کو مجھ سے تعلق ہے تو آپ کا دل خوش ہو گیا۔ یہ کیا مطلب ہے اس کا؟ یہ کیا چیز ہے۔ ایک معمولی سی بات پر بھی آپ اپنی کیفیتوں پر بھی غور کرنا شروع کریں تو آپ کو خدا کا حیرت انگیز ہاتھ دکھائی دینے لگے گا۔ پھر میں نے بعض دفعہ اُن سے پوچھا کہ اپنی آنکھ پر غور کریں۔ آنکھ کا ارتقاء کیسے ہوا۔ ایک مکمل کیمرے سے بڑھ کر خوبصورت سیٹ ہے۔ جو خدا نے آپ کو عطا کیا ہے اور تدریج اس میں ممکن ہی نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس کے تمام اجزاء اکٹھے پیدا ہوئے ہوں۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ ریٹینا پہلے آٹومیٹکلی پیدا ہو جائے اور بغیر کسی مقصد کے اتفاقاً پیدا ہو جائے اور LENS ابھی نہ بنا ہو اور LENS بھی پھر اپنی ذات میں جو مختلف اعضاء رکھتا ہے اور اس کے ارد گرد مسلز کا جو نظام ہے جو اس کو کنٹرول کرتا ہے وہ اگر کام نہ کرے تو LENS کا کوئی بھی معنی نہیں ہے۔ وہ مسلز جب بڑھاپے میں ڈھیلے پڑ جاتے ہیں تو آپ کو انہیں آنکھوں کے ساتھ نظر آنا بند ہو جاتا ہے۔ آپ ADJUST ہی نہیں کر سکتے اپنے آپ کو تو ایک آنکھ پر، میں نے کہا، آپ غور کر کے دیکھیں۔ اگر آپ کے اندر کوئی صداقت ہے تو آپ یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ ایک ایسا خالق ہے جو ماوراء ہے ۔ میں نہیں ہوں۔

اگر میں اپنا خالق آپ ہوتا تو مجھے تو ان سب باتوں کا علم ہونا چاہیئے تھا

کیونکہ یہاں ایک باشعور وجود کا ہونا ضروری ہے جب تک شعور نہ ہو اس وقت تک یہ چیزیں از خود اتفاقاً بن نہیں سکتیں۔

پس اگر آپ ارتقاء پر غور کریں تو جتنا بھی غور کریں گے آپ کو معلوم ہوگا کہ ارتقاء اندھا نہیں ہے بلکہ آنکھوں والا بینا ارتقاء ہے اور اس کو باہر سے بینائی نصیب ہوئی ہے۔ اپنی بینائی سے وہ نہیں چلا۔ پس ایسا ارتقاء ہے جو چلتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ پوری بینائی رکھتا ہے۔ جب اس کو آپ غور سے دیکھتے ہیں تو بے آنکھوں کے ہے تو کیا مطلب بنے گا؟ اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ کوئی آنکھوں والا اُس کو ہاتھ پکڑ کے چلا رہا ہے۔ پس جو بینا ارتقاء دکھائی دیتا ہے وہ سائنس دان کی زبان میں بینا نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کی کوئی آنکھ نہیں ہے اور باوجود اس کے اس کی حرکت، اس کا رُخ، اس کے ایک جزو کا دوسرے جزو سے اجتماعی تعلق۔ یہ ساری باتیں نظر کی محتاج ہیں جو ظاہر طور پر اس کو میسر نہیں لیکن اس کی تمام ادائیں، اس کا رُخ اس کے سارے اطوار ایک بینا وجود کے سے ہیں تبھی قرآن کریم نے اس سوال کو اٹھاتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم خود اپنے خالق ہو۔ عقل کے اندھو غور تو کرو۔ تم تو اپنی کسی چیز کے بھی خالق نہیں ہو۔ معمولی سا نظام اس طرح بگڑے کہ جو چیز خدا کی طرف سے عطا کردہ ہے وہ مر جائے تو ساری

انسانی ترقیات مل کر جو طاقت پیدا کرتی ہیں وہ بھی وہ چیز دوبارہ پیدا نہیں کر سکتیں۔ کئی بے اولاد لوگ ہوتے ہیں۔ میرے پاس علاج کے لئے اکثر آتے رہتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ اگر ان کے خلیے مر چکے ہوں تو لازماً ہاتھ کھینچنا پڑتا ہے کیونکہ موت کا کوئی علاج نہیں۔ اور

جو چیز خدا نے رکھی تھی اور اب نہیں رہی۔ اُس کو دنیا کی کوئی طاقت کھینچ کے دوبارہ لا نہیں سکتی۔

قرآن کریم انسان کی اس بے اختیاری اور مجبوری کا ذکر کر کے فرماتا ہے کہ تم تو اتنے کمزور ہو کہ ایک معمولی سی مکھی جو چیز تم سے چھین لے، تم اُسے اسی حالت میں واپس لوٹا نہیں سکتے۔ اس کے اندر جو تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور جس طرح وہ اس کے نظام میں جذب ہو جاتی ہے۔ تمہارے ہاتھوں سے گئی تو ہمیشہ کے لئے چلی گئی۔ پس خدا تعالیٰ کی لقاء تو ظاہری آنکھ سے بھی ہو سکتی ہے اِن معنوں میں کہ اس آنکھ سے دیکھ کر آپ مزید غور کریں۔ اس کی کنہ میں داخل ہوں۔ اس کی تہہ میں ڈوبیں اور رفتہ رفتہ آپ کو ایک عظیم جہان دکھائی دینے لگے گا۔

جس میں خالق اپنی تخلیق کے ذریعہ آپ پر ظاہر ہوگا

جس طرح مصوّر اپنی تصویر کے ذریعہ کسی پر ظاہر ہوتا ہے۔ پس تصویریں تو اتنی بے انتہاء ہیں۔ ہماری ذات کے اندر بھی۔ ہمارے گرد و پیش بھی کہ کوئی لمحہ ایسا میسر نہیں آسکتا جس میں انسان کے سامنے خدا کی کوئی تصویر جلوہ گر نہ ہو۔ پس نہ کوئی جگہ اس سے خالی ہے، نہ کوئی لمحہ وقت اس سے خالی ہے۔ وہ تمام کائنات پہ محیط ہے۔ ہر جگہ ہے۔ ان معنوں میں ہے کہ دیکھا جا سکتا ہے اور ہر لمحہ دیکھا جا سکتا ہے۔ کوئی ایک لمحہ بھی خدا کی ذات سے عاری نہیں ہو سکتا۔

پس لقاء کے مضمون کو سمجھ کر اپنے اندر شعور پیدا کرنا یہ لقاء کی طرف پہلا قدم ہے۔ پھر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اپنے اندر ذوقی لطافتیں پیدا کریں تاکہ یہ دیدار جو ہے یہ محض ایک غائب کا دیدار نہ ہو بلکہ ایک ایسے حاضر کا دیدار ہو جو دیکھ کر پھر آنکھوں سے آنکھیں ملائے ورنہ یہ سارے نظارے یوں ہوں گے جیسے آپ کسی چیز کا حسن دیکھ رہے ہیں لیکن علم نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ وہ نظر آنے کے باوجود بھی پردوں میں رہے گی لیکن اگر وہ صاحب بصیرت ہو اور آپ اُسے دیکھ رہے ہوں اور نظر سے نظر مل جائے، پھر وہ لقاء میں ایک اور مضمون داخل ہو جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ تو ایک ایسا وجود ہے جو بصیرت عطا کرنے والا اور بصارت بخشنے والا ہے۔ وہ بے بصیرت تو نہیں، بے بصارت تو نہیں۔ پس اگر اُس سے لقاء کرنی ہے تو ان نظاروں کو پھر مقابل پہ پیدا ہونے والے نظاروں کے ساتھ ملا کر دیکھیں تب لقاء کا مضمون آگے بڑھے گا اور اس میں ایک نیا لطف پیدا ہو جائے گا۔ ایک ایسا آدمی جو غافل سویا پڑا ہو اگر اندھا نہ بھی ہو، آپ اس کے حسن کا نظارہ کرتے چلے جائیں، اس کے باوجود آپ کو پوری تسکین نصیب نہیں ہو سکتی۔ ہاں جب آنکھیں کھولے پھر یہ فیصلہ ہوگا کہ آپ نے مزید لطف حاصل کرنا ہے یا آپ کے نصیب میں بے قراری لکھی گئی ہے۔ اگر اُن آنکھوں میں پیار ہے، اگر ان آنکھوں میں محبت ہے، شناسائی ہے، تعلق ہے تو وہ حسن کا نظارہ اچانک ایسی عظیم کیفیتوں میں تبدیل ہو جائے گا کہ پہلے نظارے کو اس کے ساتھ کوئی بھی نسبت نہیں رہتی۔ اور اگر اس میں نفرت کے آثار پائے جاتے ہیں، بیزاری کے آثار پائے جاتے ہیں تو وہ جو پہلا لطف تھا وہ بھی ہاتھ سے گیا۔ پس خدا تعالیٰ ایک باشعور زندہ ہستی ہے جو زندگی کا سرچشمہ ہے اور شعور کا سرچشمہ ہے۔ فرماتا ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ

تم محض اپنی آنکھ سے اس کو نہیں دیکھ سکتے۔ ہاں اُس کی آنکھ تمہیں پاتی ہے

وہ تم تک پہنچتا ہے۔ پس اِن سب نظاروں کے ذریعے لِقاء کا ایک قدم تو لازماً اُٹھ چکا ہوتا ہے لیکن جب تک وہ اس قدم میں تبدیل نہ ہو کہ خدا میں حرکت پیدا ہو جائے اور وہ آپ کی طرف آ جائے، اس وقت تک لِقاء کا مضمون پورا نہیں ہو سکتا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس دوہری حرکت کو ہی لِقاء قرار دیا ہے۔ فرمایا۔ بندہ خدا کی طرف ایک قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دس قدم اس کی طرف آتا ہے۔ وہ چل کر اس کی طرف جاتا ہے تو وہ دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہے۔ پس پاتا وہی ہے جو تیز ہو۔ جو سست ہو اس کی طرف پانے کا مضمون منسوب نہیں ہو سکتا۔ جو چیز کھڑی ہو آپ اس کی طرف حرکت کرتے ہیں۔ آپ اس کو پاتے ہیں اور جو چیز کھڑی ہے اس تک جب آپ پہنچیں گے تو آپ ہی پائیں گے۔ وہ تو آپ کو نہیں پاتی حقیقت میں۔ اور رفتاروں کا موازنہ بھی دراصل RELATIVITY کے تصور میں ایسی ہی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ جو چیز ہلکی رفتار سے کسی طرف بڑھ رہی ہے اور اس کے مقابل پر کوئی چیز تیز رفتار سے اس کی طرف آ رہی ہے تو جو تیز رفتار سے آتی ہے وہ پاتی ہے نہ کہ ہلکی رفتار والی۔ تو خدا تعالیٰ ہی ہے جو دراصل لِقاء کی تمنا رکھنے والے کو ہمیشہ پاتا ہے اور اس کے لئے جب تک آپ کو مقابل پہ وہ حرکت دکھائی نہ دے، اس وقت تک آپ کو لِقاء کا مزہ صحیح معنوں میں نہیں آ سکتا۔ ایک فلسفیانہ لِقاء ہو گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ عقل اندھی ہے اگر نیّرِ الہام نہ ہو کہ عقل کے ذریعے بھی تمہیں لِقاء ملے گی مگر نیّرِ الہام کے بغیر پوری روشنی نصیب نہیں ہو سکتی۔ اس طرف سے کوئی اشارہ، جواب جب تک اس طرف سے نہ آئے محض یکطرفہ نظارے سے آپ تسکین نہیں پا سکتے۔ بعض کہانیوں میں ہم نے پڑھا ہوا ہے کہ بعض آباد کے آباد شہر لوگ چھوڑ کے چلے جایا کرتے ہیں اور ان میں کوئی وجود نہیں ہوتا۔ یہ کہانیوں کا قصہ تو بچپن کی باتیں تھیں۔ اب ایسے شہر دریافت ہوئے ہیں جنوبی امریکہ میں جہاں بالکل یوں لگتا ہے کہ اس کہانی کا مضمون صادق آتا ہے۔ بعض شہر دریافت ہوئے ہیں جن میں کوئی بات ہی نہیں آتی۔ کوئی جنگ کے آثار نہیں ہیں، مگر کوئی نہیں سمجھ سکا اب تک کہ کونسی بلا نازل ہوئی جس کے نتیجے میں لوگ بستہ شہر چھوڑ کر الوداع کہہ گئے اور اسی طرح شہر کی چیزیں پڑی کی پڑی رہ گئیں۔ کیا پتہ کون تھے۔ کہاں چلے گئے اور پھر واپس آنے والے بھی ہیں کہ نہیں یعنی انہوں نے تو بہرحال واپس نہیں آنا جو مدتوں پہلے گذر گئے لیکن خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق یکطرفہ نظارہ ایسی ہی کیفیت پیدا کرتا ہے ابہام کی اور تفکرات کی اور سوچ کی کہ وہ کون ہے کہاں ہے؟ ہے بھی کہ نہیں؟

پس وہ قومیں جو دنیا دار ہو گئیں، ان کو اگر اتنی بصیرت نصیب ہوئی کہ انہوں نے خدا کی ہستی کے آثار دیکھے ان میں سے کئی فلاسفر ایسی کتابیں لکھتے ہیں کہ خدا DEAD ہے یعنی ہوگا ضرور۔ ہم انکار نہیں کر سکتے لیکن اب نہیں رہا

وہ قومیں جو الہام کی منکر ہو جاتی ہیں ان کا بھی خدا مر جاتا ہے

پس اگلا قدم لِقاء کا بہت ضروری ہے اور اس کے لئے اپنے ذوق کی لطافت پیدا کرنا ضروری ہے۔ اپنے گھر کو سجانا ضروری ہے۔ عام معمولی مہمان کے لئے بھی آپ تیاری کرتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ حسبِ توفیق اپنے گھر کو سجاتے ہیں۔ اگر غریب ہو تو کچھ کھانے کا معیار بلند کر لیتا ہے جس حد تک بھی اس کو توفیق ہو تو جب خدا کا نظارہ کیا اور دل یہ چاہا کہ وہ آپ کی ذات میں داخل ہو جائے تو اس کے لئے آپ کو ضرور تیاری کرنی ہوگی اور اس تیاری کا پہلا قدم اعلیٰ اخلاق ہیں۔

اعلیٰ اخلاق کے بغیر حقیقتاً خدا کی لِقاء ممکن نہیں ہے۔

جزوی لِقاء تو ہو سکتی ہے کیونکہ لِقاء کے بعض نظارے جزوی انعام سے بھی تعلق رکھتے ہیں لیکن یہ ایک اتفاقی واقعہ، اتفاقی حادثے کی صورت میں ہو سکتا ہے۔ وہ لِقاء جو دائمی لِقاء ہے جو انسان خدا کی ذات میں آ گیے بیٹھنے کا نام ہے، وہ لِقاء اخلاقی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ آپ کو کسی انسان کا حسن دل لبھانے والا دکھائی دے۔ آپ کے اندر ایک کشش پیدا ہو جائے۔ آپ جب اس سے ملتے ہیں تو کچھ دیر کے بعد آپ محسوس کرتے ہیں کہ وہ بات نہیں۔ یونہی خواہ مخواہ کی کچھ دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ ظاہری شکل صورت ہے مگر کوئی ایسے اخلاق نہیں ہیں کہ جو اس کشش کو دوام بخش سکیں جو پہلے پیدا ہوئی تھی۔ بعض دفعہ تو معمولی سی بات سے بھی ساری کشش کافور ہو کر اڑ جاتی ہے۔ انگلستان کے ایک مصنف ہیں جنہوں نے ایک واقعہ بیان کیا کہ میں ایک دفعہ ایک دکان میں داخل ہوا اور وہاں ایک ایسی حسینہ مجھے دکھائی دی جس کو دیکھ کر مجھے یقین آ گیا کہ ایک نظر میں محبت ممکن ہے اور چند لمحوں بعد اس سے ملاقات کا بھی ایک سامان پیدا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ سے کوئی بنڈل تھا جو گر گیا۔ میں نے دوڑ کر لپک کر اس بنڈل کو اٹھایا اور اس کے سپرد کیا۔ اس نے جس FLAT آواز میں شکریہ ادا کیا وہ اس طرح جذبات سے عاری، خالی اور کھوکھلی آواز تھی کہ مجھے دوسرا یقین یہ ہو گیا کہ ایک لمحے میں محبت غائب بھی ہو سکتی ہے یعنی اگر لمحے میں پیدا بھی ہو سکتی ہے تو پھر ایک لمحے میں ختم بھی ہو سکتی ہے۔

امرِ واقعہ یہ ہے کہ انسانی تجارب میں یہ بات آتی ہے کہ محض حسن کا نظارہ کافی نہیں ہوا کرتا جب تک گھر حسن نہ ہو اور خدا تعالیٰ کو آپ ایسا بے ذوق سمجھیں (نعوذ باللہ من ذٰلک) کہ آپ کے اندر حسن کے کوئی آثار پائے نہ جائیں اور وہ پھر بھی آپ کا دوست بنا پھرتا رہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ جس قسم کی ذات سے تعلق قائم کرنا ہے اپنی توفیق کے مطابق کیونکہ یہاں اپنی توفیق کے مطابق کچھ تو زینت اختیار کریں۔ غریب دلہنیں بھی دولہا کے گھر سج کے جایا کرتی ہیں۔ ایک پنجابی شاعر، صوفی شاعر ہیں۔ ان کا پنجابی شعر تو مجھے یاد نہیں لیکن مضمون بڑا پیارا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ساری رات میں نا رج کے اپنے روٹھے یار کو مناؤں۔ اور مراد یہ ہے کہ خدا کے حضور گریہ و زاری کروں عبادت کروں تو ہر شخص اپنی توفیق کے مطابق اپنے اندر کچھ زینت ایسی پیدا کر سکتا ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کی نظر اس پر پڑے اور وہ زینت کی تکمیل کا انتظار نہیں کرتا۔ یہ اس کی رحمانیت ہے بلکہ زینت کے آغاز پر ہی وہ اپنا جلوہ دکھاتا ہے۔ اس لئے ہر وہ شخص جو لِقائے باری تعالیٰ کی خاطر اپنی ذات میں کوئی اصلاح پیدا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق کو حسن عطا کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ پہلے سے بہتر بن کر خدا کے وصال کے قابل بن جاؤں۔ ایسے شخص پر پھر خدا خود نازل ہوتا ہے اور اس کے نزول کے ساتھ پھر باقی اصلاح ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

پس یہ جو مضمون ہے اس کو سمجھتے ہوئے رمضان شریف میں اپنے اوپر غور کریں۔ بعض دفعہ خدمتِ سلسلہ کرنے والے جو خط لکھتے ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی اصلاح کی گنجائش ہے اور بہت تکلیف دہ حالت ہے۔ میں نے ایک لمبا سلسلہ خطبات کا شروع کیا تھا، مختلف اخلاق پر زور دینے کے لئے، مالی لین دین، بیویوں سے سلوک، خاوندوں سے سلوک، دوستوں سے گفتگو میں، طرزِ تکلم میں، اصلاح وغیرہ وغیرہ وہ اگلی صدی میں داخل ہونے کا بہانہ سامنے رکھ کر تاکہ اس طرح جماعت میں ایک ولولہ پیدا ہو جوش پیدا ہو جائے۔ وہ باتیں بیان کیں، لیکن حقیقت میں تو ان باتوں کا صدیوں سے تعلق نہیں تھا وہ ایک دائمی اہمیت، دائمی حیثیت کی باتیں ہیں۔ حقیقت میں ان باتوں کا صدیوں سے نہیں بلکہ ہر آنے والے لمحے سے تعلق ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی وہ لِقاء جو زبردستی کی لِقاء ہو گی، ہمارا اس میں اختیار نہیں۔ ہم نے بہرحال لوٹ کے اس کے پاس جانا ہے۔ وہ صدیوں کا انتظار نہیں کیا کرتی۔ اس میں تو لمحے کی بھی خبر نہیں کہ اب ہو گی یا اگلے لمحے ہو گی۔ پس وہ ساری باتیں ایسی ہیں جن کا لمحات سے تعلق ہے اور ہر آنے والے لمحے سے تعلق ہے۔ ان باتوں میں اصلاح کریں اور پھر دیکھیں کہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی لِقاء زیادہ آسان ہونی شروع ہو جائیگی

اور بعض دفعہ اخلاق کی ترقی کے ساتھ انسان غیر شعوری طور پر خدا کو اس طرح پانا شروع کر دیتا ہے کہ اس کو پھر چسکا پڑ جاتا ہے۔ پھر وہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر اور آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور جو رِقاء کا لطف ہے وہی اگلے قدموں کے لئے غذا بن جاتا ہے لیکن اگر وہ لطف ہی نصیب نہ ہوا ہو تو آگے قدم سکنے کی طاقت نہیں ہوتی بلکہ قدم واپس مڑتے ہیں اور دنیا کی لذتوں کی طرف جھکتے ہیں اور انسان ان میں اپنے ذوق میں زیادہ سکون محسوس کرنے لگتا ہے لیکن ایسے بھی ہیں جو کوئی محسوس نہیں کرتے ان کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ پس خدا کی طرف سفر کے لئے ذوق کا لطیف تر ہوتے چلے جانا نہایت ضروری ہے پس اپنے ماحول میں اپنے بچوں سے گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ اپنی بیویوں سے گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں٭٭ بھائی بہنوں سے، دوستوں سے بے تکلفی کے باوجود ایک اخلاق کا پاس ضرور رکھا کریں۔ کیونکہ وہ بے تکلفی جو بد تمیزی پر منتج ہو جائے، وہ بے تکلفی جس سے کلام میں بد خلقی پیدا ہو، وہ بے تکلفی حقیقت میں ایک مہلک زہر ہے۔ وہ دوستیوں کو تباہ کرنے والی ہے تکلفی پیدا کرتی ہے، دوستیوں کو بڑھانے والی نہیں ہوا کرتی اور ہمارے ملک میں خصوصیت سے یعنی پاکستان میں اور ہندوستان میں بھی اب یہ کثرت سے رواج ہو رہا ہے کہ بے تکلفی اور دوستی کا اظہار گندی گالیوں سے کرتا ہے۔ اور یہ گندی گالیاں پھر آہستہ آہستہ ایسی عادت بن جاتی ہیں کہ ایسے انسان کو شعور ہی نہیں رہتا کہ میں کہہ کیا رہا ہوں اور کہہ کیا رہا ہوں۔ ہمارے

ایک خادم سلسلہ نے خدام الاحمدیہ کے اصلاحی دورہ کی سلسلہ میں

حیدر آباد ڈویژن کا اور بعض دوسرے علاقوں کا سفر کیا تو ان کو بڑا تکلیف دہ خط موصول ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ماحول کو تو میں جانتا ہی ہوں۔ کیا حال ہو چکا ہے؟ مجھے تعجب ہوا کہ بعض دیہاتی احمدی جماعتوں میں بھی زبان کی صفائی کا خیال نہیں ہے۔ وہ عام روز مرہ گالیاں دینے لگ گئے ہیں۔ اور بے تکلفی کے طور پر چلا رہے ہیں تو اور کچھ نہیں تو بیل کو ہی ساتھ گالیاں دیتے جاتے ہیں۔ کس قدر بے وقوفی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک فرق میں نے ضرور دیکھا کہ اگر باقی معاشرے کی اصلاح کے لئے میں عمر بھی وقف کر دیتا تو کسی نے میری بات نہیں ماننی تھی میں عمر کا ضائع کرتا ہوں۔ ان سے ناواقف بھی تھا جن کے پاس پہنچا لیکن جب میں نے ان کو سمجھایا کہ تم ہو کون اور تم سے کیا توقعات ہیں تو ہر ایک نے فوری طور پر مثبت رد عمل دکھایا اور پھر کہتے ہیں کہ میں نے دوروں میں دوبارہ جا کر رابطے کئے تو مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ وہ محض ایک فرضی رد عمل نہیں تھا بلکہ واقعۃً ان کے اندر تبدیلیاں پیدا ہو رہی تھیں۔ پس احمدیت کی مٹی میں یہی تو مزا ہے کہ واقعۃً وہ مٹی ہے جو نم ہو تو بہت زرخیز ہے۔ اس وقت احمدی معاشرے کی اصلاح مشکل نہیں ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دلوں میں ایک ایسی نرمی پیدا کر دی ہے اور وہ ملائمت پیدا کر دی ہے جس کے نتیجہ میں جس طرح آپ موم کو جس طرح چاہیں ڈھال لیں، یہ مٹی نیکی میں ڈھلنے کے لئے موم کی طرح اثر رکھتی ہے اور بدی میں ڈھلنے کے لئے سخت ہو جاتی ہے۔ بیک وقت اس مٹی میں یہ دو خصوصیات موجود ہیں۔ خدا ان خصوصیات کو ہمیشگی کی زندگی دے جس قوم میں یہ خصوصیات پائی جائیں ان کی اصلاح آسان ہو جایا کرتی ہے اور بہت ہی تھوڑے کے رخ پر چلنے والی بات ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہاتھوں میں ڈھلنے والی مٹی کی یہ تعریف فرمائی

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

یہاں اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ میں جو سختی بتائی گئی ہے دراصل کفار کی عادتوں کے خلاف سختی مراد ہے۔ کفر کے خلاف سختی ہے۔ جہاں تک بدی کا تعلق ہے وہ پاک اثر ان کے اندر پیدا کر ڈالنے کی کوشش کرتی ہے اور نامراد رہتی ہے۔ وہ ان کو اپنے رنگ میں ڈھال نہیں سکتی لیکن جہاں مومنوں کے اثر قبول کرنے کا معاملہ ہے۔ فرمایا رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ۔ وہ نہایت ہی نرم اور بہت ہی تعاون کرنے والے اور جھکنے والے اور ان کے سامنے مٹ جانے والے لوگ ہیں۔ پس جو کوشش بھی آپ آج جماعت احمدیہ میں اصلاح کی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا رد عمل تمام دنیا کے رد عمل کے مقابل پر ایک بالکل جداگانہ رد عمل ہے۔ محض باشعور طور پر محنت کی ضرورت ہے۔ پس ہمارے نظام سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی عہدیداران ہیں خواہ وہ خدام الاحمدیہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ لجنہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ انصار سے تعلق رکھتے ہوں اور نظام جماعت کے دوسرے عہدیدار وہ ان باتوں کا خیال کریں اور اس رمضان میں خصوصیت سے ہر جگہ یہ شعور بیدار کر دیں کہ

ہم نے خدا سے لقاء کی دعائیں مانگنی ہیں

اور لقاء کی تیاریاں کرنی ہیں اور اس کی لقاء کی خاطر اپنے گھروں کو سنوارنا ہے۔ اپنے صحنوں کو جھاڑو دینے ہیں اور اپنی دیواروں کو دھونا اور صاف کرنا اور اپنے فرشوں کو رنگنا ہے جس طرح ایک اچھے مہمان اور پیارے مہمان کی تیاری ہر گھر کرتا ہے خواہ وہ غریب ہو، خواہ امیر ہو۔ ہم نے اپنی توفیق کے مطابق اپنے گھر کو خدا کے لئے سنوارنا ہے تاکہ وہ ایک معزز مہمان کی طرح یہاں نازل ہو۔

کئی دفعہ اگر وقت نہ بھی ہو اور پتہ چلے کہ کوئی شخص بیچارہ تیاری کر کے بیٹھا ہوا ہے تو انسان مجبوراً بھی وہاں چلا جاتا ہے۔ میں نے سفروں کے دوران دیکھا ہے۔ وقف جدید، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ کے دوران میں نے بڑے بڑے سفر کئے ہیں۔ بعض دفعہ ہمارے دورے میں ایک گاؤں نہیں ہوا کرتا تھا اور ان کو پتہ ہوتا تھا کہ یہ دورے میں شامل نہیں ہے۔ گاؤں والے پہنچ جاتے تھے۔ کہتے تھے کہ جی ہم تو تیاری کر کے بیٹھے ہیں۔ کیا کریں؟

(مسلسل آگے صفحہ ۷ پر دیکھیں)

جلسہ ہائے یوم خلافت

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت جاری و ساری ہے خلافت اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا اور عظیم الشان انعام ہے جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ جماعتیں اپنے ہاں ۲۷ ہجرت (مئی) ۱۳۶۹ ہش ۱۹۹۰ء جلسہ یوم خلافت منعقد کریں اس ابدی انعام الٰہی کی برکات اور اس کی اہمیت و ضرورت پر علمائے کرام اور مقررین حضرات روشنی ڈالیں۔ جلسوں کی رویداد نظارت دعوت و تبلیغ قادیان میں بھجوائیں۔ جماعتیں اپنی سہولت کے مطابق جلسوں کے انعقاد کی تاریخ میں رد و بدل کر سکتی ہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

٭٭ نیز بیویوں سے بھی گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ مرتب

اس میں محبت کا ایک ایسا جذبہ پایا جاتا ہے کہ دوسرے کو بے اختیار کر دیتا ہے۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو تیار بیٹھے ہیں تو پھر انسان کیسے کہہ دے اچھا تیار بیٹھے رہو۔ ہم نہیں آسکتے۔ مجبوراً وقت نکالنا ہی پڑتا ہے۔ کچھ وہاں سے پھر وقت کھینچا، کچھ کہیں سے کھینچ کے لمبا کیا۔ بہرحال وقت دینا پڑتا ہے تو اگر انسان میں ایسا جذبہ ہے احسان مندی کا، تو خدا تعالیٰ نے تو ہمیں احسان سکھایا ہے۔

وہ ہمارے احسان کا بھی خالق ہے

کیسے ممکن ہے کہ آپ خدا کے لئے کچھ تیاری کریں اور خدا کی طرف سے کورا سا جواب مل جائے کہ میرے پاس تمہارے لئے وقت نہیں ہے کہ تم پوری طرح صاف نہیں ہوئے۔ پس صاف ہونے کی کوشش شروع کر دیں پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح آپ پر اپنی رحمت کا جلوہ دکھاتا ہے وہ جھکا کرتا ہے۔ آپ میں اٹھنے کی طاقت نہیں ہے اور حقیقت میں معراج بھی خدا کے جھکنے کا ہی نام ہے اور معراج کا جو عرش ہے وہ حقیقت میں انسان کے دل کا عرش ہے۔ پس آپ لقائے باری تعالیٰ کی تیاری اس طرح تفصیل سے اس مضمون کو سمجھنے کے بعد کچھ نہ کچھ ضرور شروع کر دیں اور آج کے بعد جب رمضان ختم ہو تو دیکھیں کہ آپ نے کتنا خدا کی ذات میں سفر کیا ہے۔

وہی سفر ہوگا جو رمضان کے بعد بھی جاری رہے گا

وہ سفر جہاں آپ پھسل کر واپس آجائیں، وہ سفر سفر نہیں ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کوششوں میں انسان پھسلتا رہے۔ لیکن جب ایک مقام کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر اس کے بعد پھسلنا نہیں ہونا چاہیے۔ ہم نے تو بچپن میں ایسے POLES پر چڑھنے کی کوشش کی جس میں انسان پھسل جاتا ہے۔ بعض درختوں پر انسان چڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور پھسل جاتا ہے۔ (چیونٹیاں) کیڑیاں بھی دیواروں پر چڑھتی ہیں اور پھسل جاتی ہیں لیکن اگر انسان عزم جاری رکھے تو بار بار پھسلنے کے باوجود پھر ایک موقعہ ایسا نصیب ہوتا ہے جب انسان اس چوٹی کو پا لیتا ہے جس کی طرف وہ حرکت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب اس درخت پر چڑھ کر اس چوٹی پر بیٹھتا ہے تو پھر کوئی پھسلنا نہیں ہے۔ پھر اپنی مرضی سے نیچے اترے تو اترے۔ ایک عجیب لطف اس وقت فتح کا محسوس ہو رہا ہوتا ہے کہ ہاں اب میں مقام محفوظ پہ پہنچ گیا ہوں۔ پس اس لقاء کو جو اس رمضان کے دوران حاصل ہو، اس پیمانے پہ جانچیں اور دیکھیں کہ آپ نے جو کچھ خدا کا پایا تھا، رمضان گزرنے کے بعد بھی ہاتھ میں رہا یا نہ رہا۔ اگر نہیں رہا تو پھر میرا آپ کو یہی پیغام ہو سکتا ہے کہ کوشش جاری رکھیں اور نہیں تو بار بار گرنے والی کیڑیوں سے ہی سبق حاصل کریں۔ پھسلیں۔ بے شک پھسلیں مگر پھر اس نیت کے ساتھ دوبارہ سفر شروع کریں کہ میں نے ہمت نہیں توڑنی اور ضرور اپنے مقصد کو حاصل کر کے چھوڑنا ہے۔ پھر انشاء اللہ آپ کے پھسلنے سے نقصان نہیں ہوگا۔ لیکن اگر پھسلنے کا مطلب یہ ہے کہ اگلے رمضان تک مسلسل خدا سے دور ہی ہٹتے چلے جانا ہے تو پھر یہ لقاء نہیں ہے۔ اس کا تو کچھ اور نام رکھ دیں لیکن اسے آپ لقاء نہیں کہہ سکتے۔ پس اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو حقیقت میں لقاء کے مضمون کا عرفان عطا فرمائے اور اس مضمون کو سمجھنے کے بعد لقائے باری تعالیٰ نصیب ہو کر۔ سب سے بڑی دنیا کی طاقت مذہبی قوموں میں لقاء سے حاصل ہوا کرتی ہے۔ اتنا بڑا کام ہے ہمارے سپرد۔ اتنے بڑے انقلابات ہم نے برپا کرنے ہیں کہ لقاء کے بغیر ناممکن ہے کہ ہم اس کام کو سرانجام دے سکیں۔ پس اس کی اہمیت کو سمجھیں۔ جتنے زیادہ صاحب لقاء جماعت احمدیہ کو نصیب ہوں گے اتنے ہی جلدی بڑے بڑے عظیم الشان انقلاب دنیا میں برپا کرنے کی ہمیں توفیق عطا ہوگی۔ اللہ کرے کہ جلد تر ہمیں یہ توفیق نصیب ہو۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا کہ

کچھ عرصے سے بعض دوستوں کی طرف سے جنازہ غائب کی درخواستیں موصول ہوتی رہی ہیں جو جمع ہوتی رہیں۔ بعض کے متعلق میرا خیال تھا کہ شاید پڑھا دیا ہے۔ لیکن آج پرائیویٹ سیکرٹری نے جو فہرست دی ہے، معلوم ہوتا ہے وہ پہلی فہرستیں نظر سے اوجھل رہی ہیں۔ صدر انجمن کی طرف سے بھی باقاعدہ بعض سفارشات موصول ہوتی ہیں۔ پس چونکہ یہ فہرست بہت لمبی تھی۔ اس لئے میں نے اس سے پہلے امام صاحب سے کہا تھا کہ پڑھ کر سب کو سنا دی جائے۔ پس نماز جمعہ کے بعد ان سب کی نماز جنازہ ہوگی۔

اس میں بعض ایسے متوفی شامل ہیں جن کا مختصراً ذکر مناسب ہوگا۔ ایک ہمارے قادیان میں پرانے خادم سلسلہ شریف احمد صاحب امینی، کچھ عرصہ ہوا وفات پا گئے۔ اسی طرح چوہدری عبدالعزیز صاحب گھوکھر، تحریک جدید کے پرانے خادم تھے۔ عبدالقیوم صاحب گھوکھر ان کے بیٹے جرمنی میں ہیں۔ بشارت احمد صاحب امروہی بھی سلسلے کے پرانے خادم واقف زندگی۔ اسی طرح ہمارے یہاں کے انگلستان کے واقف زندگی مبلغ مجید احمد صاحب سیالکوٹی کی والدہ بھی وفات پا گئیں۔

مبشر احمد صاحب طارق مربی سلسلہ کی والدہ بھی وفات پا گئی ہیں مسعود احمد صاحب دہلوی۔ سابق مدیر الفضل کے نام سے جماعت شناسا ہے۔ یہ بھی بڑا مخلص فدائی خاندان ہے۔ ان کے نوجوان بیٹے جرمنی میں پیچھے کچھ عرصہ ہوا وفات پا گئے تھے۔

اسی طرح ہمارے امریکہ کے مبلغ اظہر حنیف صاحب کے برادر نسبتی اسلم ندیم چوہدری کراچی میں وفات پا گئے۔

ہمارے ایک مبلغ اللہ دتہ صاحب مبشر۔ وقف جدید کے مبلغ ہوا کرتے تھے۔ بہت سادہ طبیعت اور کم تعلیم یافتہ۔ لیکن بہت ہی روشن دماغ والے اور صاحب عرفان انسان تھے۔ جو روزانہ قطعہ بنانے والا مضمون کچھ نہ کچھ ان پر ضرور صادق آتا تھا۔ واقعۃً چور اور ڈاکو تھے جب انہوں نے احمدیت کو قبول کیا اور اس کے بعد خدا کی راہ میں اتنی تکلیفیں اٹھائیں۔ اتنی ماریں کھائیں۔ جن علاقوں میں ان کے رعب سے لوگ کانپتے تھے وہاں جاکر انہوں نے ماریں بھی کھانی شروع کیں لیکن بڑے باہمت انسان تھے۔ ان کا مجھے بارہا اکثر خط آتا تھا کہ میرا جنازہ آپ نے ضرور پڑھانا ہے۔

صالحہ ایاز بیگم صاحبہ اہلیہ مختار احمد صاحب ایاز۔ والدہ افتخار احمد صاحب ایاز جو طوالو کے ہمارے فاتح ہیں۔ ماشاء اللہ جنہوں نے طوالو میں طوعی طور پر دعوت الی اللہ کا کام کر کے جماعت قائم کی جس سے آگے پھر وہ بنیاد بنی جس کے نتیجے میں ہم نے پھر اللہ کے فضل سے ساؤتھ پیسیفک کے جزائر پر اسلام کا حملہ بولا ہے اور ایسے ایسے جزائر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام نافذ ہوا ہے۔ جہاں اس سے پہلے کوئی بھی مسلمان نہیں تھا۔ پس یہ ان فتوحات کا پیش خیمہ بنا ہے۔ ان کی والدہ کا بھی خاص طور پر ذکر کرنا ضروری تھا۔

اسی طرح ہمارے ڈاکٹر نصیر احمد صاحب چوہدری جو امریکہ میں ہیں، بہت ہی مخلص اور قربانی کے میدان میں پیش پیش۔ ان کے والد چوہدری ناصر احمد صاحب امریکہ میں پیچھے وفات پا گئے۔ ان کا بھی میں نے وعدہ کیا ہوا تھا لیکن مجھے اب پتہ لگا ہے کہ جنازہ پہلے نہیں ہو سکا تھا۔

عنایت اللہ صاحب والد مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب۔ یہ بھی سلسلے کے ایک فدائی خاندان سے تعلق رکھنے والے بزرگ ہیں۔

پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم کی اہلیہ وفات پا گئی ہیں۔

اسی طرح کراچی کے ڈاکٹر طاہر کی بیگم ڈاکٹر زبیدہ طاہر ہاشمی بھی سلسلے کی ایک بہت ہی مخلص خادمہ تھیں، وہ بھی کینسر میں

کچھ عرصہ تکلیف اٹھا کر وفات پا گئی ہیں۔

اور آپ کی جماعت میں ایک ابھی تازہ حادثہ ہوا ہے یعنی چوہدری شاہنواز صاحب کے وصال کی اطلاع لاہور سے ملی ہے۔ یہ جماعت لندن کے ایک بہت ہی مخلص اور فدائی ممبر تھے اور جب سے میں یہاں آیا ہوں میں نے ان کو نصرت کے میدانوں میں ہمیشہ صفِ اوّل میں دیکھا ہے۔ جب بھی کوئی تحریک ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے فوری طور پر انہوں نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا بلکہ اس رنگ میں کہ اپنے خاندان کو اپنے طور پر حصّہ لینے کی شہ دلائی۔ اور ایک ہی تحریک میں دونوں الگ الگ حصّہ لیتے رہے۔ چوہدری شاہنواز صاحب اپنے طور پر اور ان کے بچے، بہوئیں، بیٹیاں اور داماد وغیرہ یہ سارے اپنے طور پر اکٹھا حصّہ لیتے رہے۔

اِن کا مجھ سے تعلق رفتہ رفتہ بڑھا ہے۔ پہلے میں ان سے بہت زیادہ متعارف نہیں تھا۔ لیکن شروع میں جب خلافت کے بعد انہوں نے مجھ سے گہرا رابطہ قائم کیا تو حجاب کے طور پر یہ اس طرح اپنا تعارف کرایا کرتے تھے کہ میں خود تو شاید خلافت سے تعلق میں اتنا مرتبہ نہیں رکھتا ہوں لیکن میری بیوی آپ کی پکی مریدنی ہے۔ پس وہ ہمیشہ آپا مجیدہ کا تعارف "آپ کی مریدنی" کے طور پر کراکر پھر اس رشتے سے تعلق میں داخل ہوتے تھے اور پھر رفتہ رفتہ خدا کے فضل سے یہ تعلق اتنا بڑھا یا کہ پھر ایک دن میں نے ان کو کہا کہ اب "آپ کی مریدنی" کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ اب تو آپ خود مرید ہو چکے ہیں تو چہرے پر بہت ہی بشاشت کی مسکراہٹ آئی اور اس کے بعد پھر انہوں نے وہ ذکر ضروری نہیں سمجھا۔ تو ان کو بھی (دعاؤں میں یاد رکھیں) اِن کی اولاد بھی خدا کے فضل سے بڑی مخلص فدائی اور منکسر مزاج ہے۔ یہ بڑی خوبی ہے اس خاندان میں اور بڑا وسیع احسان کرنے والے تھے یہ۔ جماعت ہی کی خدمت نہیں بلکہ غرباء، دوسرے خاندانوں پر، عزیزوں اور رشتے داروں کے علاوہ بھی بڑا وسیع احسان کا ان کا دائرہ تھا اور جو اصل خوبی کی بات، جس سے میں بہت متأثر ہوا کرتا تھا، وہ یہ تھی کہ محض روپے پیسے سے مدد نہیں کرتے تھے بلکہ اقتصادی طور پر خاندانوں کو تعمیر کرتے تھے اور ایسے بہت سے خاندان ہیں جن کی اقتصادی تعمیر میں انہوں نے حصّہ لیا ہے۔ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے ہیں۔ باعزت روزی کمائی اور بڑے بڑے خدا کے فضل سے صاحبِ دولت بھی بن گئے۔ تو اِن سب کے لیے جو اپنے اپنے رنگ میں احمدیت کے پھول ہیں۔ کسی کا رنگ، کچھ کسی کا کچھ۔ اِن سب کو نمازِ جنازہ میں خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں ۔ ؍۔

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۲۹ شہادت (اپریل ۱۹۹۰ء) بعد نمازِ مغرب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے عزیز مکرم محمود احمد صاحب پروجیکٹ انجینئر (BHEL) ابن مکرم ماسٹر عبد الحلیم صاحب مرحوم آف دیودرگ ضلع رائچور (کرناٹک) حال مقیم وشاکھاپٹنم کا نکاح ہمراہ عزیزہ طاہرہ انوار صاحبہ ایم۔ اے۔ بی ایڈ۔ بنت مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب پروفیسر ریجنل کالج آف ایجوکیشن بھوبنیشور سے بعوض پینتیس ہزار ایک (۳۵۰۰۱/-) روپے پڑھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ دونوں خاندانوں کے بزرگان کے اُن پُرخلوص تعلقات کا بھی بہت اچھے انداز سے تذکرہ فرمایا جو ان بزرگان میں احمدیت سے والہانہ انداز میں پائے جاتے تھے۔

اس سلسلہ میں مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب اور عزیز محمود احمد صاحب انجینئر کے بڑے بھائی مکرم برکات احمد سلیم صاحب بنگلور نے مشترکہ طور پر دو صد روپے اعانتِ بدر میں اور دو صد روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے۔ جانبین کے لئے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(ایڈیٹر)

بجز خدا کے کوئی بھی وفا شعار نہیں

تڑپ تڑپ کے گزرتے ہیں روز و شب میرے
کہا یہ کس نے مجھے تیرا انتظار نہیں
مِرے حبیب! تجھے کس طرح بتاؤں میں
کسی بھی لمحہ بھلایا تمہارا پیار نہیں
ہر ایک دل ہے پریشاں تری جدائی میں
وہ کونسی ہے نگاہ جو کہ اشکبار نہیں
خدا گواہ ہے یہاں زندگی اجیرن ہے
جہاں میں کوئی بھی اپنا تو غمگسار نہیں
ہر آنکھ رہتی ہے ہر آن منتظر تیری
نہیں ہے کوئی بھی دل جس میں تیرا پیار نہیں
چلے بھی آؤ مری جانِ جاں چلے آؤ!
ترے بغیر گلوں پہ بھی تو نکھار نہیں
تری جدائی کا غم اور سہہ نہیں سکتے
مگر خدا کی مشیت سے بھی فرار نہیں
ہمیں خدائے توانا سے ساری اُمیدیں
ہمارا غیر کے در پہ تو انحصار نہیں
اُسی کے در پہ جھکاتے ہیں سر صغیر و کبیر
بجز خدا کے کوئی بھی وفا شعار نہیں
خلیق کچھ تو سنبھالو دلِ حزیں، بے شک
صنم سے دُور کسی کو بھی تو قرار نہیں

پوری کروں گا اُن کی میں ساری توقعات

صد شکر مجھ پہ اُن کی ہوئی نظرِ التفات
سُننے لگے وہ پیار سے میری ہر ایک بات
پہلے تو تھا دلِ حزیں بے چین و بے قرار
بیتی نہ تھی سکون سے میری کوئی بھی رات
مَیں کیا تھا، میرا نام بھی انجان سا ہی تھا
نظرِ کرم اُنہیں کی ہے تھاما جو میرا ہاتھ
جس پہ ہوئی نگاہِ کرم وہ سنور گیا
کوئی بھی رنگ و نسل ہو کوئی ہو ذات پات
اُمید کی کرن نظر آئی ترے طفیل
گزرے گی اطمینان سے اب تو مری حیات
مَیں گامزن ہوں، آرزوِ وصلِ حبیب ہے
اُمید ہے خدا سے کہ آخر بنے گی بات
ذاتِ کریم پر ہی توکّل ہے جب مرا
غالب کبھی نہ آئیں گے مجھ پہ تفکّرات
آنکھوں سے دُور ہیں مگر دل سے نہیں جُدا
پوری کروں گا اُن کی میں ساری توقّعات
چُون و چرا جبیں پہ شکن تک نہ آئے گی
مجھ سے کریں وہ روز و شب جتنے مطالبات
مجھ کو خلیق بھا گئی اُن کی ہر اک ادا
جو آج بھی ہیں مجمعِ حُسن و جمالیات

(خلیق بن فائق گورداسپوری)

پاکستان میں کلمہ شہادت لکھنا اور اذان دینا قابل سزا جرم

مصدقہ تازہ اطلاعات کے مطابق (۱) :- مکرم عبد الغفار صاحب، مکرم عطاء اللہ پٹواری اور مکرم بشیر احمد صاحب آف خوشاب کو خالد محمود جیلہ مجسٹریٹ نے ۵ر اپریل ۱۹۹۰ء کو مسجد احمدیہ خوشاب پر کلمہ لکھنے کے جرم میں ایک ایک سال قید کی سزا سنائی ہے۔ ان پر مقدمہ مورخہ ۳۰ر مارچ ۱۹۸۷ء کو قائم کیا گیا تھا۔

(۲) :- مکرم مشتاق احمد آف خوشاب کو خالد محمود جیلہ مجسٹریٹ خوشاب نے اذان دینے کے جرم میں مورخہ ۹ر ۵ کو ایک سال قید کی سزا سنائی ہے ان پر ۳ر جون ۱۹۸۷ء کو تھانہ خوشاب میں مقدمہ درج ہوا تھا۔

(۳) :- مورخہ ۸ر اپریل ۱۹۹۰ء کو روزنامہ الفضل ربوہ کے خلاف ایک اور مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ خصوصی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان جملہ احباب کا حامی و ناصر ہو اور پاکستانی حکام کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔ آمین (ایڈیٹر)

بقیہ صفحہ ۱۱ سے

اور محکمہ برقی اور احباب جماعت کا جنہوں نے ان پروگراموں کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کیا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر صدر جلسہ نے مقامی حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے بعض اختلافی امور پر مزید تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور مخالفین احمدیت کو سنجیدگی سے غور کرنے کی تحریک فرمائی بعد دعا یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ کا تربیتی اجلاس :- مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ نائگنڈ صدر لجنہ اماء اللہ جماعت تیماپور نے ایک تربیتی جلسہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ کا تربیتی اجلاس شروع ہوا۔ محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مختلف موضوعات پر مکرمہ امۃ البصیر صاحبہ یادگیر۔ شہنشاہ بیگم تیماپور۔ مبارکہ بیگم صاحبہ یادگیر۔ ملکہ رفعت صاحبہ تیماپور۔ سلطانہ صاحبہ محبوب نگر۔ عطیہ ربانی صاحبہ دیودرگ۔ امۃ الفضل صاحبہ دیودرگ نے تقاریر کیں۔ مکرمہ کبریٰ بیگم صاحبہ یادگیر۔ ذکیہ بیگم صاحبہ۔ عائشہ بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے نظمیں سنائیں۔ صدارتی تقریر اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

ناصرات الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس :- یہ اجلاس بھی محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ فرحت بیگم صاحبہ دیودرگ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد بہت سی ناصرات نے تقاریر کیں۔ اور نظمیں سنائیں۔ بفضلہ تعالیٰ یہ تربیتی اجلاس بھی بہت اچھے رنگ میں کامیاب ہوا۔

کھیلوں کا پروگرام :- بفضلہ تعالیٰ جلسے کے دنوں میں خدام الاحمدیہ کے مختلف ورزشی کھیل والی بال۔ کرکٹ۔ کبڈی کے دلچسپ مقابلہ جات ہوئے اول دوم آنے والے خدام کو جلسہ گاہ میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ مقامی زبان کنڑی کے کثیر الاشاعت اخبارات سمیوکتہ کرناٹک اور گرسیومل ہبلی، گلبرگہ نے ہمارے اس جلسہ کے پروگرام کو بہت ہی اچھے رنگ میں شائع کیا۔ ان پروگراموں کی تشہیر اشتہارات۔ ہینڈ بل وغیرہ بزبان اردو۔ کنڑی۔ انگریزی کثیر تعداد میں شائع کر کے تقسیم کر دیئے۔ اور خوب اس کی تشہیر کروائی گئی تھی۔ مجموعی اعتبار سے جلسہ گاہ میں پانچ صد سے زائد افراد کی حاضری رہی۔ علاوہ ازیں لاؤڈ اسپیکر کا معقول انتظام تھا۔ جلسہ گاہ سے باہر دور دور تک آواز پہنچتی رہی۔

ان جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے باقاعدہ کام تقسیم کر دیئے گئے تھے یعنی انصار خدام۔ لجنہ اماء اللہ۔ اطفال۔ ناصرات کے علاوہ ممبران جماعت نے بھی بھرپور تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور بعض دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے۔ تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط کو پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت 650/- روپے ہے۔ بعض احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید کے موقعہ پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے۔ تو اس امر کا خیال رہے کہ لازماً ایسے جانور کی قیمت کبھی زیادہ ہوگی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

بقیہ صفحہ ۱۱ سے

بڑھاپے میں صحت کمزوری کے باوجود مرکزی مساجد میں باجماعت نمازیں ادا کرنے والے اور نہایت خوش وضع درویش تھے۔ آپ درویشانہ ماحول کی رونق تھے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض حتی المقدور ادا کرتے رہتے تھے۔ حدیث نبوی خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ کے مطابق قریباً ساری عمر درس و تدریس میں گذار دی۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

بتاریخ ۲۹ر شہادت (اپریل ۱۹۹۰ء) صبح آٹھ بجے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں لہذا بہشتی مقبرہ میں مرحومہ کی تدفین عمل میں آئی۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کی اور مزار پر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی اولاد ایک بیٹا اور چھ بیٹیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مرحومہ کی خواہش اور دعا تھی کہ اللہ تعالیٰ پوتا عطا فرمائے۔ چند ماہ قبل یہ خواہش بھی اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔

ادارہ بدر اس سانحہ ارتحال پر عزیزم انعام الحق صاحب قریشی اور تمام پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ہر طرح سے حامی و ناصر ہو۔ آمین

(ایڈیٹر)

پانچواں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت ۱۹۹۰ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت کے لئے ۱۹، ۲۰، ۲۱ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ لجنات اماء اللہ بھارت اس اجتماع میں نمائندگان کو بھجوانے کی ابھی سے کوشش کریں۔ اسی طرح پروگرام میں شامل ہونے کیلئے ممبرات لجنہ و ناصرات کو تیاری کے ساتھ بھجوائیں۔ پروگرام اجتماع لائحہ عمل ۱۹۹۰ء میں چھپ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا یہ اجتماع کامیاب اور بابرکت کرے۔ آمین۔ لجنات بجٹ کے مطابق اجتماع کا چندہ جلد از جلد بھجوانے کی کوشش کریں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

بحرِ مردار کے صحائف: جدید تحقیق کی روشنی میں

بحرِ مردار کے صحائف بائبل کا اوّل ترین ماخذ خیال کئے جاتے ہیں۔ اس بات کا یقینی طور پر علم نہیں کہ یہ صحائف کس طرح احاطۂ تحریر میں آئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا لکھنے والا ایک یہودی ٹولہ تھا۔ یا پھر ہو سکتا ہے کہ صفِ اوّل کے عیسائیوں نے انہیں ضبط تحریر کیا ہو۔ اصل حقیقت کو آشکار کرنے کے لئے صحائف پر "کاربن چودہ" کا اطلاق کیا جانے والا ہے۔ کاربن چودہ کسی چیز کی مدتِ عمر کی تعیین کرنے کا ایک طریقہ کار ہے۔

اسرائیل کے عجائب گھر کا ایک حصہ الہامی کتاب کا مزار کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں سات صد ننانوے صحائف محفوظ ہیں۔ لیکن ان میں سے صرف بارہ عدد پر کاربن چودہ کے اطلاق کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اکثر یہودیوں میں یہ بات تنازعات کا باعث ہے کہ آیا صحائف کو لکھنے والا ایک یہودی گروہ "ایسانیز" (ESSENESE) تھا۔ یا ان یہودیوں کے سالہا سال بعد کو آنے والے ابتدائی دورِ عیسائیت کے نومبائع لوگ تھے۔ جنہوں نے صحائف کو منضبط کیا۔ اس بات کی امید کی جا سکتی ہے کہ کاربن چودہ کے اطلاق سے ابتدائی تاریخ کی تعیین ہونے کے بعد اس مسئلہ کا حل مل جائیگا۔

بائبل کے اکثر سکالروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بحرِ مردار کے صحائف ولادت مسیح سے قبل، دوسری یا ابتدائی تیسری صدی میں کہیں تحریر پذیر ہوئے ہوں گے۔ اس روشن خیال کی بنیاد طرزِ خوشخطی کے تجزیہ پر استوار ہے۔

اسرائیل عجائب گھر کے ایک سربر آوردہ کارندہ کا کہنا ہے کہ تادم ایں ہم خوشخطی کے تجزیہ سے ہی خاطر خواہ تسلیاں حاصل کرتے رہے۔ لیکن اب جا کر اس کا علم طبیعات سے تعلق ایک نئے باب کے اضافہ کا موجب ہوگا۔ ایسا کرنے کی ضرورت کسی ہنگامی صورتِ حال کی مداخلت کا نتیجہ تو نہیں تھی۔ بس صرف اتنا ہے کہ اس طرح کرنے سے عوام کے لئے خوشی کا ایک ساز نکل آئیگا۔

کیلیفورنیا سٹیٹ یونیورسٹی واقع بر مقام لانگ بیچ کے شعبہ مطالعہ مذاہب کے سربراہ رابرٹ آئی زن مین ہیں۔ انہیں صحائف کا چیدہ ترین نقاد خیال کیا جاتا ہے ان کا موقف ہے کہ خوشخطی کے تجزیہ کا طریق غیر سائنسی تھا۔ "آئی زن مین" نے اس خیال کا بارہا اظہار کیا کہ کاربن چودہ کے اطلاق کے دوران غیر جانبدار مبصرین کا حاضر موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ مزید برآں کاربن چودہ کا اطلاق ایک سے زیادہ لیبارٹریز میں ہونا چاہیئے۔ آئی زن مین کے نکتہ نظر سے ان شرائط کا پورا کرنا اس وجہ سے ضروری ہے کہ صحائف پر ان سکالروں کی ایک ٹیم کا قبضہ ہے۔ جو اپنے نظریہ تک ہی وسعت دینے پر تُلا ہوا ہے۔ اس نظریہ نگاہ کی مخالفت ابھی تک کسی جانب سے نہیں ہوئی۔

آئی زن مین کا کہنا ہے کہ مستقبل میں پیدا ہونے والے شبہات کے ازالہ کے لئے ضروری ہے کہ ہم ایک متوازن طریقہ کار اختیار کریں۔ اور اس غرض کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ مختلف الرائے لوگوں کو شرکت کی دعوت دی جائے۔ خواہ معمولی سا اختلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اختلاف رائے کا ہونا ضروری ہے۔

آئی زن مین نے اس نظریہ کو فروغ دینے کی کوشش کی ہے کہ بحرِ مردار کے صحائف ابتدائی عیسائیوں کا نتیجہ فکر ہیں۔ یہ نظریہ اگرچہ زیادہ مقبول نہیں۔ لیکن بنیادی طور پر صحائف کے الفاظ سے اخذ کیا گیا ہے۔ ابتدائی عیسائیوں میں لبعض محاورات مروّج و مقبول تھے۔ جو صحائف میں بھی پائے جاتے ہیں۔ صحائف میں بلا واسطہ طور پر شاہ اعظم ہیرڈ کے تسلط کا ذکر بھی ابتدائی عیسائیوں کی تصنیف ہونے کے نظریہ کی تائید کرتا ہے۔

عام طور پر یہی خیال کیا جاتا ہے کہ صحائف ایسانیز کے عمل دخل کا نتیجہ ہیں۔ ایسانیز ایک مذہبی فرقہ تھا۔ جس کے افراد تعداد میں تھوڑے تھے۔ اور ان کے بارہ میں دیگر تفصیلات کمیاب ہیں۔ اس روایتی مکتب فکر کے جید عالموں کا کہنا ہے کہ صحائف کے ذریعہ نہ صرف ابتدائی یہودی فرقوں کے طرز حیات اور مذہبی خیالات کا پتہ چلتا ہے بلکہ ان صحائف سے عیسائیت کی داغ بیل پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

اب تک کاربن چودہ کا اطلاق پہلی مرتبہ صرف ایک صحیفہ پہ اسرائیل کے وائی زن مین ادارہ برائے سائنسی امور میں حال ہی میں ہو چکا ہے۔ (ترجمہ)

(مرسلہ:- محمد ادریس چودھری ایم اے ای۔ ڈی۔ ایس نبیرہ حضرت محمد دین صاحب مرحوم یکے از اصحاب احمد علیہ السلام)

محبوب کالج سکندر آباد میں مکرم مولانا حمید الدین شمس صاحب کا کامیاب لیکچر

مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۹۰ء کو محبوب کالج سکندر آباد "مہاویر جینتی" کے موقعہ پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا جس کے لئے مختلف اسکالرز کو دعوت دی گئی تھی اور اس کی تشہیر ریڈیو اخبارات اور پوسٹرز وغیرہ سے خوب کی گئی چنانچہ جین سبھا کے پریذیڈنٹ ایس۔ ہتی مل جین اور اُن کے معاونین نے احمدیہ مشن ہاؤس پہنچ کر خصوصی طور پر جماعت احمدیہ کو نمائندگی کرنے کی خواہش کا اظہار کیا جس پر محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس کے ہمراہ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب محترم سیٹھ مہر الدین صاحب مکرم حمید اللہ صاحب مکرم خالد احمد صاحب مکرم سلیم احمد صاحب مکرم منظور احمد صاحب اور خاکسار نے شرکت کی۔

مکرم مولانا شمس صاحب کی بہت ہی عزت افزائی کی گئی اور اسٹیج پر بٹھایا گیا۔ اور تقریر کرنے کی دعوت دی مکرم مولانا صاحب نے اپنے مخصوص انداز سے تشہد و تعوذ کے بعد تقریر کی اور بتایا کہ اسلام مساوات کا علمبردار ہے۔ اور ارکان اسلام کے ایک ایک رُکن کو مساوات کو ثابت کیا نیز بتایا کہ قادیان کی سرزمین میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے ۱۹۰۸ء میں فرمایا تھا کہ ہندوستان میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہندوستان کی بڑی دو قومیں مسلمان اور ہندو صلح نہ کرلیں۔ اور اس کی صورت بھی بتائی کہ ہم سب ایک دوسرے کے پیشوا اور نبیوں کو مان لیں اور ان کی عزت کریں۔ مبلغ صاحب کی تقریر پر اس قدر سامعین خوش ہو رہے تھے کہ بار بار تالیاں بجا کر اپنی خوشنودی کا اظہار کر رہے تھے بعد کو صدر جلسہ نے مبلغ صاحب کی خصوصی طور پر گلپوشی کی اور کہا کہ جو شمس صاحب نے ہمیں قیمتی باتیں بتائی ہیں اس پر اگر ہم عمل کریں تو دنیا میں ہی جنت حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہماری اس حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین ؎

(ڈاکٹر احمد عبد الماجد معتمد مجالس خدام الاحمدیہ آندھرا)

بقیہ صفحہ ۱۲:- جن سیکرٹریان مال کے پاس وصول شدہ چندہ کی رقم قابل ترسیل ہے وہ براہ مہربانی فوری طور پر وصول شدہ رقوم مرکز بھجوا دیں۔ تا موجودہ مالی سال کے ختم ہونے سے قبل آپ کی جماعت سو فیصد چندہ ادا کرنے والی جماعت میں شمار ہو سکے۔ جزاکم اللہ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

تبدیلی نمائندہ

بدر کے اسی شمارہ کے صفحہ ۱۲ پر شائع شدہ پروگرام دورہ وقف جدید میں مکرم انور احمد صاحب ہاتف کی بجائے مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم وقف جدید کی نمائندگی کرینگے احباب مطلع رہیں۔

(ناظم وقف جدید)

تیماپور کرناٹک میں صد سالہ جشن تشکر کے

دوسرا دو روزہ کامیاب جلسہ

متعدد مقامات سے مہمانوں کی شمولیت

رپورٹ مرتبہ: مکرم محمد مبشر احمد صاحب ریٹائرڈ جونیئر انجینئر تیماپور

الحمد للہ تیماپور میں دوسری دفعہ مورخہ ۱۷، ۱۸ مارچ ۱۹۹۰ء کو دو روزہ کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔ الحمد للہ کرناٹک کی اکثر جماعتوں شموگہ۔ بلاری گلبرگہ۔ دیودرگ۔ شہاپور۔ حیدرآباد۔ چنہ پٹن۔ یادگیر۔ مضافات یادگیر وغیرہ سے تین صد سے زائد مہمان تشریف لائے۔ خاکسار کی صدارت میں سات افراد پر مشتمل ایک جوبلی انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ مورخہ ۱۷ مارچ تک کافی مہمان پہنچ چکے تھے۔

جلوس: بعد نماز ظہر و عصر شام پانچ بجے انصار۔ خدام اور اطفال کثیر افراد پر مشتمل جلوس احمدیہ مسجد پلاٹ تیماپور سے اسلامی شعار کے مطابق کلمہ طیبہ۔ درود شریف کا بلند آواز میں ورد کرتے ہوئے پوری آبادی میں سے نہایت شان سے گزرتا ہوا جلسہ گاہ پہنچ گیا۔ دوسرے لوگ بڑی دلچسپی سے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے کہ یہ لوگ تو کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہی پڑھ رہے ہیں جب کہ ان کے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ ان کا کوئی دوسرا کلمہ ہے۔ اس طرح غیر مسلموں پر بھی اس کا بہت اچھا اثر پڑا۔ غیر احمدی مسلمان بھی ہمارے پروگراموں میں شریک رہے اور دلچسپی لیتے رہے۔ جلوس کے جلسہ گاہ پہنچنے کے بعد محترم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے لوائے احمدیت لہرایا اور فلک شگاف اسلامی نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ خدام باری باری لوائے احمدیت کا پہرہ دیتے رہے۔

پلاٹ احمدیہ مسجد تیماپور کو یہ جگہ مکرم نور الدین صاحب نے وقف کی ہوئی ہے۔ اس کو نہایت ہی خوبصورتی سے چھوٹے چھوٹے بلبوں اور ٹیوب لائٹس و شامیانے وغیرہ سے سجایا گیا تھا جو ایک دلکش نظارہ پیش کر رہا تھا۔ اور بہترین جلسہ گاہ بنایا گیا تھا۔

جلسہ پیشوایان مذاہب: ۱۷ مارچ ۱۹۹۰ء کو رات ۹½ بجے جلسہ پیشوایان مذاہب کا اہتمام ہوا۔ جس کی صدارت مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری قاضی حلقہ یادگیر نے کی۔ مکرم عبد الرب صاحب استاد تیماپوری کی تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر اجلاس نے ان جلسوں کی غرض و غایت بتائی۔ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ کے مقررین مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب مبلغ یادگیر اور خاکسار کے علاوہ عیسائیت و ہندو ازم کے نمائندوں نے تقاریر کیں۔ اجلاس بخیر و خوبی تین گھنٹے تک جاری رہنے کے بعد صدارتی تقریر کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ دوران اجلاس مکرم کے شفیق احمد صاحب اور مکرم عبد المنان صاحب سالک نے خوش الحانی سے نظمیں سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔

جلسہ صد سالہ جشن تشکر: مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب امیر جماعت یادگیر کی زیر صدارت مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۹۰ء کو رات ۹½ بجے جلسہ صد سالہ جشن تشکر اسی جلسہ گاہ میں منعقد ہوا۔ مکرم سید خلیل احمد صاحب عجب شیر کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم فہیم احمد صاحب ایڈووکیٹ، مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ شموگہ۔ مکرم عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید۔ مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب مبلغ یادگیر اور مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم عبد المنان صاحب سالک۔ مکرم نور الدین صاحب یادگیری۔ مکرم کے شفیق احمد صاحب اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب حیدرآبادی نے نظمیں سنائیں۔ بعدہٗ خاکسار (محمد مبشر احمد) نے مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے مہمانوں و مقامی غیر احمدیوں و غیر مسلموں، حکام پولیس (باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۹ پر)

افسوس! محترمہ حسنی بیگم صاحبہ بیوہ محترم قریشی فضل حق صاحب درویش مرحوم وفات پاگئیں

مرحومہ تقریباً تین ماہ سے بعارضہ قلب علیل تھیں۔ مرحومہ کے اکلوتے فرزند عزیز محترم قریشی انعام الحق صاحب مع اپنی ہمشیرگان و متعلقین بڑی مستعدی کے ساتھ علاج معالجہ میں مصروف رہے۔ امرتسر میں بھی مرحومہ کچھ عرصہ تک زیر علاج رہیں بالآخر بقضائے الٰہی ۲۸ اپریل ۱۹۹۰ء بعد نماز عید الفطر و جمعہ رات ۱۰ بج کر چند منٹ گزرنے پر وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

راقم الحروف سے بھی مرحومہ کی اس طور سے تعلق داری تھی کہ ناچیز کی نواسی عزیزہ نادیہ سلمہا مرحومہ کی پوتی ہیں۔ ہم دونوں میاں بیوی ۲۸ اپریل کی شام کو مرحومہ کے مکان پر بسلسلہ عید الفطر اور عیادت پہنچے تھے۔ اس وقت مرحومہ کو گھبراہٹ تھی۔ مرحومہ کی نگاہ بار بار گھڑی کی طرف اٹھتی تھی۔ لبوں پر خاموشی طاری تھی۔ آپ کا بیٹا بعض بیٹیاں بہو اور بچے جمع تھے۔ اس موقعہ پر مرحومہ کی صحت کے لئے اجتماعی دعا بھی کی گئی مگر خدا کی قضا غالب آ جاتی ہے

بلانے والا ہے سب سے پیارا ★ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

(درثمین)

مرحومہ کی عمر ۶۵، ۷۰ سال کے درمیان بیان کی جاتی ہے۔ آپ مکرم قمر المہدی صاحب ایم اے مرحوم کی دختر اور محترم عبد السلام صاحب آف مونگھیر (بہار) کی ہمشیرہ تھیں ۱۹۵۲ء میں مرحومہ کی شادی محترم قریشی فضل حق صاحب درویش مرحوم کے ساتھ ہوئی اور آپ مونگھیر سے قادیان دیارِ حبیب میں پہنچ گئیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تہجد گذار اور نیک سلیقہ شعار اور نہایت سمجھدار خاتون تھیں ہومیو پیتھک طریقہ علاج کا ذوق تھا ادویات کا بکس ادویات سے مرتبع رہتا اور خدمت خلق کے طور پر افراد خانہ متعلقین اور ماحول میں حسب ضرورت ادویات تقسیم کیا کرتی رہتیں۔

یہ بھی ایک عجیب حسن توارد ہے کہ مرحوم قریشی صاحب کی وفات بھی آج سے چار سال قبل ٹھیک ۲۸ اپریل کو ہی ہوئی تھی ؎

گذری تھی زندگی تو زندہ دلی کے ساتھ ★ جب موت آگئی تو وہ آئی ہے ٹھاٹھ کے ساتھ

مرحومہ بڑی دیندار خاتون تھیں شدید تکلیف کے باوجود اسی رمضان المبارک میں پورا قرآن کریم ختم کر کے چند رکوع زائد بھی ختم کئے۔ اور اس کے ساتھ ہی خود بھی ختم ہوگئیں اور اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ یہ تھا قرآن کریم سے محبت کا کرشمہ ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں ★ قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(درثمین)

مرحومہ کو ایک دن قبل اپنی وفات کی اطلاع ہو چکی تھی عزیزم انعام الحق صاحب گھر میں داخل ہوتے تو اچانک آنکھ کھل گئی اور بتایا میں خواب میں سوئی ہوئی تھی کہ آپ نے گھر میں داخل ہو کر بڑے زور سے اللہ اکبر کہا اور میری بحالت خواب آنکھ کھل گئی دیکھا کہ قریب میں دس بارہ آدمی تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک روز کے وقفہ کے ساتھ مرحومہ کی وفات ہوئی اور ٹھیک دس بارہ آدمی مرحومہ کا جنازہ جنازہ گاہ تک پہنچانے کے لئے پہنچے تھے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہی مقصد زندگی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے پیاروں کے عرفان سے حاصل ہوتا ہے۔ باقی تمام چیزیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے ذرائع اور وسائل ہوا ہیں ؎

فضل و کرم سے تیرے میری غذا تو ہے ★ دنیا میں اور کچھ نہیں تیری رضا تو ہے

مرحومہ کے شوہر محترم قریشی فضل حق صاحب مرحوم بھی نہایت درجہ منکسر المزاج صوم و صلوٰۃ کے بے حد پابند (باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۹ پر)

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل تفصیل سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۹۰ء تا ۳۰/جون ۱۹۹۲ء منظوری دی جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہتر رنگ میں مقبول خدمات کی توفیق دے ۔

ناظر اعلیٰ قادیان

چندر پور

صدر ۔ مکرم غلام محمد صاحب
(مشروط منظوری ۹۰-۱۲-۳۱ تک)
نائب صدر سیکرٹری تعلیم ۔ امور عامہ مکرم محمد معین الدین صاحب ۔
(مشروط منظوری ۹۰-۱۲-۳۱ تک)
سیکرٹری مال ۔ تحریک جدید ۔ وقف جدید مکرم محمد ہدایت اللہ صاحب نواب
(مشروط منظوری ۹۰-۱۲-۳۱ تک)
سیکرٹری ضیافت ۔ مکرم محمد منور صاحب (مشروط منظوری ۹۰-۱۲-۳۱ تک)

یادگیر

امیر جماعت ۔ مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب
جنرل سیکرٹری ۔ " محمد نعمت اللہ صاحب غوری
سیکرٹری دعوت و تبلیغ ۔ مکرم محمد عثمان صاحب چنگٹی ۔
سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب قریشی
سیکرٹری امور عامہ ۔ مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب
سیکرٹری مال ۔ مکرم عبد العظیم صاحب گلبرگہ ۔
سیکرٹری ضیافت ۔ مکرم منصور احمد صاحب
" تحریک جدید ۔ " سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری ۔
سیکرٹری جوبلی فنڈ ۔ مکرم رحمت اللہ صاحب جینا ۔
سیکرٹری وقف جدید ۔ " سیٹھ سبحان احمد صاحب ۔
سیکرٹری وصایا ۔ مکرم محمد ذکریا صاحب
امام الصلوٰۃ ۔ " نذیر احمد صاحب چودھری ۔

ٹپانگلی پیتھابہنر (آسام)

صدر ۔ مکرم عبد الرحیم صاحب ٹیچر
سیکرٹری تبلیغ ۔ " پروفیسر یسین علی صاحب ایم اے ۔
سیکرٹری مال ۔ مکرم طراف علی صاحب

سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ مکرم عبد الجبار صاحب ۔

حیدر آباد

امیر جماعت ۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب
نائب امیر ۔ سیکرٹری امور عامہ ۔ مکرم سید جہانگیر علی صاحب
سیکرٹری تحریک جدید ۔ مکرم خواجہ عبد الوحید صاحب انصاری ۔
سیکرٹری ضیافت ۔ مکرم مسعود احمد صاحب
" وصایا ۔ " محمد عبد الرؤف صاحب
" وقف جدید ۔ " احمد عبد الحکیم صاحب
" جوبلی فنڈ مکرم سید غوث احمد صاحب
" تبلیغ ۔ " محمد عبد اللہ صاحب بی ۔ ایس ۔ سی
سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ مکرم احمد عبد الرشید صاحب
سیکرٹری مال ۔ مکرم محمد شمس الدین صاحب
آڈیٹر ۔ " خواجہ محمد معین الدین صاحب ۔
سیکرٹری جائیداد ۔ مکرم سید باقر حسین صاحب ۔
سیکرٹری نشر و اشاعت ۔ مکرم سید ابرار احمد صاحب ۔
محاسب ۔ مکرم احمد عبد العزیز صاحب
سیکرٹری رشتہ ناطہ ۔ مکرم عبد الستار صاحب تلاپوری ۔
سیکرٹری لوکل فنڈ ۔ مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب ۔

نانلو

صدر ۔ مکرم محمد رؤف خان صاحب
سیکرٹری مال ، ماسٹر محمود احمد خان "
" امور عامہ ۔ رشتہ ناطہ ۔ مکرم ظہور احمد خان صاحب
سیکرٹری وقف جدید ۔ مکرم عبد الرحیم خان صاحب ۔

کلکتہ

امیر جماعت ۔ مکرم ماسٹر محمد مشرف علی صاحب ایم اے
سیکرٹری مال ۔ مکرم لقمان جہانگیر صاحب مہوگلی

سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور
سیکرٹری جائیداد ۔ مکرم ظفر احمد صاحب نیو انڈیا ۔
سیکرٹری تحریک جدید ۔ مکرم مقبول احمد صاحب سہگل ۔
سیکرٹری وصایا ۔ ضیافت ۔ مکرم شہزادہ پرویز صاحب
سیکرٹری وقف جدید ۔ مکرم سید نعیم احمد صاحب کٹکی ۔

دہلی

امیر جماعت ۔ مکرم سید فضل احمد صاحب

چک ایمرچھ

صدر ۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب
نائب صدر ۔ آڈیٹر ۔ مکرم ماسٹر الطاف احمد صاحب قریشی
سیکرٹری مال ۔ مکرم مظفر احمد صاحب قریشی
نائب سیکرٹری مال ۔ سیکرٹری امور عامہ مکرم بابو الطاف احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ مکرم محمد سلیمان صاحب
" تعلیم و تربیت ۔ مکرم میر عبد القیوم صاحب
سیکرٹری تحریک جدید ۔ وقف جدید مکرم مبارک احمد صاحب
سیکرٹری ضیافت ۔ مکرم عبد الحمید صاحب لون
سیکرٹری ، امام الصلوٰۃ ۔ خطیب ۔ قاضی مکرم قریشی محمود احمد صاحب
امام الصلوٰۃ ثانی ۔ مکرم شیخ عبد الحنیف صاحب ۔

ہلدی پدا

صدر ۔ مکرم شیخ سوراج صاحب
سیکرٹری مال ۔ " " قاسم "
" ضیافت ۔ " " معراج "
" امور عامہ ۔ " " طاہر "

کوڈونگلور

صدر ۔ مکرم پی اے محمد سلیم صاحب
سیکرٹری مال ۔ تبلیغ ۔ مکرم پی کے محمد شمس الدین صاحب

پلوورتھی

صدر ۔ مکرم وی ایم عبد اللطیف صاحب
سیکرٹری ۔ مال ۔ مکرم ٹی کے ابوبکر صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ مکرم کے اے محمد حنیف صاحب ۔
جنرل سیکرٹری ۔ مکرم پی ایم محمد حنیف صاحب

درخواست دعا

مکرم امتیاز احمد خان صاحب بڑا کو کشمیر سے اپنی اور اپنے متعلقین اور احباب جماعت کی روحانی جسمانی ترقیات اور بچوں کی امتحان میں کامیابی کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

سیکریٹریان مال بھی مجاہد فی سبیل اللہ ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۳/مارچ ۱۹۴۹ء کو کارکنان مال جماعت احمدیہ کراچی کے نام مرسلہ اپنے پیغام میں فرمایا ۔

برادران ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ جب تاریخ میں حضرت خالد اور حضرت سعد اور عمرو بن معدی کرب وغیرہ کے حالات پڑھتے ہونگے تو آپ کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہوگی کہ کاش ہم اس زمانہ میں ہوتے اور خدمت کرتے مگر اس وقت آپ کو بھول جاتا ہے کہ

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاد بالسیف کی جگہ جہاد تبلیغ اور جہاد بالنفس کا دروازہ کھولا ہے ۔ اور تبلیغ ہو نہیں سکتی جب تک روپیہ نہ ہو ۔ کیونکہ تنظیم بغیر روپیہ کے نہیں ہو سکتی ۔ پس آپ لوگ ۔۔ اس زمانہ کے مجاہد ہیں ۔ اور وہی ثواب جو پہلوں کو ملا آپ کو مل سکتا ہے ۔ اور مل رہا ہے ۔ پس اپنے کام کو خوش اسلوبی سے کریں اور دوسروں کو سمجھائیں تاکہ آپ سب لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہو جائیں آمین "۔

اس اعتبار سے سیکرٹریان مال کو اپنی اپنی جماعت کا محاسبہ کرنا چاہئے کہ

(۱) جو صاحب نصاب افراد ہیں کیا وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کر رہے ہیں ۔

(۲) کیا آپ کی جماعت کا لازمی چندہ بروقت وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جاتا ہے ۔

اب جبکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ختم ہونے میں صرف تین ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے ۔ اس اعتبار سے سیکریٹریان مال کو کافی محنت اور توجہ سے کام کرنے کی ضرورت ہے

(ناظر بیت المال آمد)

پروگرام دورہ نمائندگان تحریک جدید

حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد ہے کہ تحریک جدید عالمگیر فتح اسلام کے لئے جہاد کبیر ہے۔ تحریک جدید کا چندہ تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق موجودہ عالمگیر مخالفت کے دور میں چندہ تحریک جدید میں غیر معمولی اضافہ لازمی ہے۔ اضافہ وعدہ جات و وصولی چندہ تحریک جدید کے لئے نمائندگان تحریک جدید درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ احباب جماعت بھرپور تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اسی پروگرام کے مطابق خاکسار بھی چند جماعتوں کا دورہ کرے گا۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

پروگرام دورہ مکرم مظفر احمد صاحب فضل نمائندہ تحریک جدید مع محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۵ ۵/۹۰	یادگیر	۷ ۶/۹۰	۴	۱۱ ۶/۹۰
کالیکٹ	۹ ۵/۹۰	۵	۱۴	گلبرگہ	۱۱	۱	۱۲
مدراس	۱۵	۳	۱۸	شاہ آباد	۱۲	۱	۱۳
منگلور	۱۹	۳	۲۱	یادگیر	۱۳	۱	۱۴
مرکرہ	۲۱	۲	۲۳	دیودرگ	۱۴	۱	۱۵
شیموگہ	۲۳	۲	۲۵	تیماپور	۱۵	۱	۱۶
سوراب ساگر	۲۵	۱	۲۶	ہبلی	۱۶	۱	۱۷
بنگلور	۲۶	۱	۲۷	لونڈہ بلگام	۱۸	۱	۱۹
حیدرآباد / سکندرآباد	۲۸	۷	۳ ۶/۹۰	گندھی گواڑ	۱۹	۱	۲۰
چنتہ کنٹہ / وڈمان	۴ ۶/۹۰	۲	۵	ساونت واڑی	۲۰	۲	۲۲
				پونہ	۲۳	۱	۲۴
				بمبئی	۲۴	۳	۲۷
محبوب نگر / جڑچرلہ	۵	۱	۶	اٹارسی	۲۸	۱	۲۹
				قادیان	۱ ۷/۹۰	-	-

پروگرام دورہ مکرم عبد الوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید

برائے صوبہ اڑیسہ۔ بنگال۔ ایم پی

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۸ ۵/۹۰	کٹک	۲۶ ۵/۹۰	۱	۳۰ ۵
کلکتہ	۱۰ ۵/۹۰	۲	۱۲	سونگھڑہ	۳۰	۲	۱ ۶/۹۰
سورو	۱۲	۳	۱۵	کیندرا پاڑہ	۱ ۶/۹۰	۱	۲
				پارادیپ	۲	۱	۳
بالاسور / ہلدی پدا	۱۵	۱	۱۶	سرونیا گاؤں	۳	۱	۴
بھدرک	۱۶	۲	۱۸	کٹک / جودوار	۴	۳	۷
کٹک	۱۸	۱	۱۹	کرڈاپلی	۷	۲	۹
بھوبنیشور	۱۹	۳	۲۲	پینکال	۹	۲	۱۱
خوردہ کیرنگ	۲۲	۵	۲۷	کوٹ پلہ	۱۱	۱	۱۲
نرگاؤں	۲۷	۱	۲۸	مقنندئی پور	۱۲	۱	۱۳
مانیکا گوڑا / نیاگڑھ	۲۸	۱	۲۹	تالبر کوٹ	۱۳	۱	۱۴

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
غنچہ پاڑہ	۱۴ ۶/۹۰	۱	۱۵ ۶/۹۰	لبیرہ	۲ ۷/۹۰	۱	۳ ۷/۹۰
کٹک	۱۵	۱	۱۶	بانسرہ	۳	۱	۴
لبنہ پردہ	۱۶	۱	۱۷	کلکتہ	۴	۲	۶
رائے پور	۱۷	۱	۱۸	ہتھاری	۶	۱	۷
سمبل پور / رائڑ کیلا	۱۸	۱	۱۹	کلکتہ	۷	۱	۸
				حلقہ مرشد آباد	۸	۷	۱۵
کلکتہ	۱۹	۱۰	۲۹	کلکتہ	۱۵	۳	۱۸
برلیشہ ہوگلہ	۲۹	۱	۳۰	بھوٹان	۱۸	۲	۲۰
موہنی پور / بسنت پور	۳۰	۱	۱ ۷/۹۰	نیپال	۲۰	۲	۲۲
				قادیان	-	-	-
ڈائمنڈ ہاربر	۱ ۷/۹۰	۱	۲	-	-	-	-

پروگرام دورہ مکرم محمود احمد صاحب ملکانہ برائے صوبہ

یوپی۔ بہار۔ راجستھان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۲ ۵/۹۰	بلاری	۳ ۶/۹۰	۱	۴ ۶/۹۰
سہارنپور	۱۳ ۵/۹۰	۱	۱۴	بھاگلپور	۴	۲	۶
بجنو پورہ	۱۴	-	۱۴	برہ پورہ	۶	۱	۷
انبیٹہ	۱۴	۱	۱۵	دیوگھر	۷	۱	۸
میرٹھ	۱۵	۱	۱۶	رانچی	۸	۱	۹
ہاپوڑ	۱۶	-	۱۶	جمشید پور	۹	۲	۱۱
امروہہ سردار نگر	۱۶	۲	۱۸	موسی بنی مائنز	۱۱	۳	۱۴
مرادآباد	۱۸	-	۱۸	مہو بھنڈار	۱۴	۱	۱۵
بریلی	۱۸	۱	۱۹	جمشید پور	۱۵	۱	۱۶
شاہجہانپور / اودے پور	۱۹	۱	۲۰	کاشی پور	۱۶	۱	۱۷
				فتح پور سیمور	۱۷	۱	۱۸
لودھی پور / بیدہ	۲۰	۱	۲۱	دھن سنگھ پور	۱۸	۱	۱۹
				بیہرہ	۱۹	۱	۲۰
لکھنؤ	۲۱	۱	۲۲	سکرا	۲۰	۱	۲۱
گونڈہ	۲۲	۱	۲۳	رانچھ	۲۱	۲	۲۳
فیض آباد	۲۳	-	۲۳	کوئٹ	۲۳	۱	۲۴
بنارس	۲۳	-	۲۳	بھوانسی۔ پاریجا	۲۴	۲	۲۶
آرہ	۲۳	۱	۲۴	ساندھن	۲۷	۱	۲۸
اروَل	۲۴	۱	۲۵	صالح نگر / اٹہ رنگ	۲۸	۲	۳۰
گیا	۲۵	۱	۲۶	ننگلہ گھنو	۳۰	۱	۱ ۷/۹۰
پٹنہ	۲۶	۱	۲۷	بیجے پور	۲ ۷/۹۰	۱	۳
مظفرپور	۲۷	۱	۲۸	کشن گڑھ	۳	۱	۴
بھرت پور / سیوان	۲۸	۱	۲۹	اودے پور	۴	۱	۵
بتھولی	۲۹	۱	۳۰	کشن گنج	۵	۱	۶
پرکھو بیٹی / دربھنگہ	۳۰	۱	۳۱	کامٹا	۶	۱	۷
				آگرہ	۷	۱	۸
سونی ہاری	۳۱	۱	۱ ۶/۹۰	علی گڑھ	۸	۱	۹
پٹنہ	۱ ۶/۹۰	-	۱	دہلی	۹	۳	۱۲
مونگھیر	۱	۱	۲	قادیان	۱۳ ۷/۹۰	-	-
خانپور ملکی / بلہر	۲	۱	۳	-	-	-	-
				-	-	-	-

پروگرام دورہ نمائندہ وقفِ جدید

وعدہ جات وقف جدید میں اضافہ و وصولی کی غرض سے نمائندہ وقف جدید درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ شروع کر رہے ہیں جملہ امراء صدر صاحبان عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ مکرم انور احمد صاحب یا تعف نمائندہ وقف جدید کے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے دفتر وقف جدید کے اس دورہ کو کامیاب بنا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظم وقف جدید)

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۰ ۵/۹۰	ارول	۸ ۶/۹۰	۱	۹ ۶/۹۰
دہلی	۱۱ ۵/۹۰	۳	۱۴	پٹنہ	۹	۲	۱۱
علی گڑھ	۱۵	۱	۱۶	بھاگلپور	۱۱	۲	۱۳
ننگلہ گھنو	۱۶	۱	۱۷	برہ پورہ	۱۳	۲	۱۵
مین پوری	۱۷	۱	۱۸	پاکوڑ	۱۵	۱	۱۶
سبحان ننگلہ کلو	۱۸	۱	۱۹	خانپور ملکی۔ بلہر	۱۶	۲	۱۸
اڑینگ	۱۹	۱	۲۰	مونگھیر	۱۸	۱	۱۹
صالح نگر	۲۰	۱	۲۱	دیوگھر	۲۰	۱	۲۱
سانده‌ھن	۲۱	۲	۲۳	مظفر نگر	۲۱	۱	۲۲
جھانسی	۲۴	۱	۲۵	بیتول پر کھوپٹی	۲۲	۲	۲۴
کوپخ	۲۵	۱	۲۶	موتی ہاری	۲۴	۱	۲۵
راٹھ مسکرا	۲۶	۲	۲۸	ہجرت پور سیوان	۲۵	۲	۲۷
مودھا	۲۸	۱	۲۹	گونڈہ	۲۸	۱	۲۹
کانپور	۲۹	۲	۳۱	فیض آباد	۲۹	۱	۳۰
بھوا، دھن سین پور سمو	۱ ۶/۹۰	۲	۳	لکھنؤ	۱ ۷/۹۰	۲	۳
بنارس	۴	۱	۵	شاہجہانپور۔ لودھی پور	۳	۲	۵
آرہ	۶	۱	۷	اودے پور کٹیا	۵	۱	۶
گیا	۷	۱	۸	بریلی	۶	۱	۷

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
امروہہ	۷ ۷/۹۰	۲	۹ ۷/۹۰	کرنال۔ تلاکور	۱۳ ۸/۹۰	۲	۱۵ ۸/۹۰
میرٹھ ہاپوڑ	۹	۲	۱۱	ہتھلانہ	۱۵	۱	۱۶
انبیٹھ	۱۱	۱	۱۲	قادیان	۱۶	-	—
بجوپورہ بسہارنپور	۱۲	۱	۱۳				

الدِّینُ النَّصِیحَۃُ
دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے
AZ
MOHAMMAD RAHMAT
PHONE O/9 393238/893518
SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO WHEELER
MOTOR VEHICLES.
4-5-B. PANDUMALI COMPOUND
DR. BHADKAMKAR MARG. BOMBAY-400008

ارشادِ نبوی ﷺ
اَسۡلِمۡ تَسۡلَمۡ
اسلام لا، تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائیگا
(محتاجِ دعا)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر ۶۲۹۴۴۳

قادیان دارالامان میں مکان یا پلاٹ کی خرید و فروخت کیلئے
خدمات حاصل کریں
احمدیہ پراپرٹی ڈیلرز
پروپرائیٹر نعیم احمد طاہر۔ احمدیہ چوک قادیان 143516
AHMAD PROPERTI DEALERS
Ahmadiyya chowk Qadian. 143516.

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ
(پیشکش)
بانی پولیمرز ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز ۔ 43-4028-5157-5206

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ
کلکتہ - ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA-700073.
PHONES:- OFFICE:- 275475. RESI:- 273903.

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔

زد جام عشق ۱۰۰/- روپے
حبوب مفید اٹھرا ۴۵/- روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
تریاق معدہ ۱۵/- ۱۵/-
روغن کاجل
حب بعد دوا ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ (پاکستان)

الخیر کُلّہٗ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15- PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

AUTOWINGS,
15- SANTHOME HIGH ROAD,
MADRAS - 600004.
PHONE NO.
76360
74350

آٹوونگس

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO.OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6 - GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES} OFFICE:- 6348179 } RESI:- 6289389 } BOMBAY - 400099.

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)
(حدیث نبویؐ)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.
DEALERS IN:- TIMBER TEAK POLES, SIZES,
FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE,
ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM
(KERALA)

امن بخش اصول

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں :-
"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم اُن تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں اُن کی عزت اور عظمت بٹھادی اور اُن کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔"
(تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۵۹)

طالبانِ دعا
محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔
پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ۔

یَنصُرُکَ رِجَالٌ نُّوحِیٓ اِلَیھِم مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسنر۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خودپسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6-ALBERT VICTOR ROAD, FORT
GRAM- MOOSA RAZA
PHONE- 505558 } BANGALORE - 560002.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" { ارشاد حضرت ناصرالدین رحمہ اللہ تعالٰے

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھے، سلائی مشین، کے سیلز اینڈ سروس

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(اِلہام سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

AUTOTRADERS,
16-MANGOE LANE,
CALCUTTA - 700001.
تار کا پتہ:۔ "AUTOCENTRE"

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پُرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

ٹیلیفون نمبر:۔ 28-5222 اور 28-1652

"ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ نشان دکھاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص...)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!